خلافت لائبریری ربوہ

ہفتہ | 12-اکتوبر 1996ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 449
ایڈیٹر: نسیم سیفی
خطبہ نمبر 18
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254

جلد 46-81 نمبر 232 | ہفتہ 28 جمادی الاول ۔ 1417ھ 12 اخاء 1375 ہش 12 اکتوبر 1996ء

بدیوں کو ترک کرنے کے ساتھ نیکیاں بھی بجالانی ضروری ہیں

جب انسان کامل طور پر اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کی صفات پر ایمان لاتا ہے اور اس کے ساتھ اسے ایک صافی تعلق پیدا ہوتا ہے دنیا اور اس کی چیزیں اس کی نظر میں فنا ہو جاتی ہیں اور اہل دنیا کی تعریف یا مذمت کا اسے کوئی خیال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس مقام پر جب انسان پہنچتا ہے تو وہ فنا کو زیادہ پسند کرتا ہے اور تنہائی اور تخلیہ کو عزیز رکھتا ہے۔

غرض بدیوں کے ترک پر اس قدر ناز نہ کرو جب تک نیکیوں کو پورے طور پر ادا نہ کرو گے اور نیکیاں بھی ایسی نیکیاں جن میں ریا کی ملونی نہ ہو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو تعلق بھی نیکی سے باندھا جائے‘ جو تعلق بھی حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے قائم کیا جائے وہ نُور سے تعلق ہے

خطبہ ارشاد فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بتاریخ 8 دسمبر 1995ء بمطابق 8 فتح 1374 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا:۔

گزشتہ خطبے میں (۔) میں نے یہ گزارش کی تھی کہ (۔) آنحضرت ﷺ کے نور ہونے کے مضمون کو صفات کی صورت میں پیش فرمایا گیا ہے اور ایک ایک کر کے ان تمام صفات کا ذکر فرمایا ہے (۔) اور کہا کہ تمام صفات کا مجموعہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ نور ہے جن کو خدا تعالیٰ نے اپنے نور کی مثال کے طور پر پیش فرمایا ہے۔ میں نے یہ اشارہ کیا تھا کہ باقی (اللہ نے چاہا تو) آئندہ خطبات کے سلسلے میں ان تمام صفات کا ذکر کر کے ان کی وضاحت کروں گا لیکن جب میں نے دوبارہ غور کیا تو مجھے خیال آیا کہ دراصل یہ تو حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کی سیرت کا مکمل بیان بن جائے گا اور ایک لمبا سلسلہ خطبات کا سیرت کے بیان پر موقف ہو تب جا کر یہ بات ختم ہو سکتی ہے۔ کیونکہ "کان خلقہ القرآن" جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آپ کا خلق تو قرآن تھا اور قرآن کو بھی اللہ نے اپنا نور قرار دیا ہے اور آنحضرت ﷺ کو بھی نور قرار دیا ہے۔ پس تمام قرآن کے حوالے سے سیرت طیبہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو جس شان سے جلوہ گری کرتی ہے وہ مضمون تو عام حالات میں انسان کے احاطہ تصور میں بھی نہیں آسکتا مگر جب غور کرے تو ضرور کچھ نہ کچھ ملتا ہے اور غور کرو اور محنت کرو تو اللہ تعالیٰ ہمیشہ کچھ نہ کچھ عطا فرما دیتا ہے۔ پس اس پہلو سے اس وقت اس مضمون کا میں صرف اشارۃً ہی ذکر کر سکتا ہوں۔ آئندہ کبھی توفیق ملی اور آنحضرت ﷺ کی سیرت کے مضمون کو بطور سیرت کے الگ خطبات میں بیان کرنے کا موقع ملا تو پھر (اللہ نے چاہا تو) اس مضمون کو وہاں اٹھاؤں گا۔ سیرت کے بغیر تو کوئی بات ہوتی ہی نہیں اس لئے کوئی یہ نہ سمجھے کہ میں کہہ رہا ہوں کہ میں سیرت کا بیان اب نہیں کر رہا آئندہ کروں گا۔ میری مراد صرف اتنی ہے کہ سیرت کے عنوان کے تابع آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ پر بات کرنا ایک بہت ہی لمبی محنت کا تقاضا کرتا ہے اور بہت ہی لمبے سلسلہ خطبات کا تقاضا کرتا ہے۔ مگر ویسے جو بات بھی کی جائے اس میں سیرت طیبہ کا حوالہ تو لازم ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ کی صفات حسنہ کے بغیر تو کوئی بھی انسانی زندگی کا مضمون مکمل ہو ہی نہیں سکتا خواہ زندگی کا کوئی بھی پہلو ہو۔

(۔) اگر نور کا لفظ سمجھنا ہے تو سیرت طیبہ کے ہر پہلو کو دیکھو۔ اس سیرت طیبہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کا ہر پہلو اپنا ایک نور کا رنگ رکھتا ہے مگر دوسرے پہلو کے مقابل پر جدا بھی دکھائی دیتا ہے اور ایک تیسرے پہلو کے مقابل پر پھر اور اس سے الگ دکھائی دیتا ہے لیکن اپنی ذات میں ہر ایک نور ہے اور جب ان سب کا اجتماع ہوتا ہے یہ نور ایک مشعل میں اکٹھے ہو جاتے ہیں تو پھر جو روشنی پیدا ہوتی ہے وہ ان نوروں کے اجتماعات سے پیدا ہوتی ہے اور آخری صورت میں اس کو نور کہا جاتا ہے۔ پس کسی کا وجود اگر روشن ہونا ہو تو صفات اقدس حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو اپنی ذات میں جاری کرنے اور اسے اپنانے سے‘ ان سے محبت کرنے اور انہیں گلے اور سینے سے لگانے ہی سے پیدا ہو سکتا ہے مگر یہ باتیں (۔) اس خطبے کے دوران یا بعد میں اور بھی مواقع پر (اللہ نے چاہا تو) کچھ نہ کچھ پیش کرتا رہوں گا۔ خلاصہ یہ ہے۔

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

(دین حق) ہی ہے جس میں (۔) تم نور خدا پاؤ گے اور (دین حق) اور آنحضرت ﷺ کے عشق میں لکھی ہوئی یہ نظم دو الگ الگ چیزوں کے طور پر پیش نہیں کرتی۔ آنحضور ﷺ (۔) کے حوالے آپس میں اس طرح مل گئے ہیں کہ ایک ہی وجود کے گویا دو نام رکھ کر بات کی جا رہی ہو (۔)

پس وہ روشنی جس کی میں بات کر رہا تھا اب پھر کر رہا ہوں وہ تمام صفات حسنہ سے محبت اور تمام صفات حسنہ کو اپنانا ہے۔ یہ نہیں آپ کہہ سکتے کہ کچھ صفات ہم چھوڑ دیں گے تو ہم وہ مثال بن جائیں گے جس کا (کلام الٰہی) میں ذکر فرمایا گیا ہے۔ اس مثال میں تمام صفات میں سے کچھ نہ کچھ حصہ پانا لازم ہے اور اس کے بغیر "معہ" کا مقام عطا نہیں ہو سکتا۔ (۔)

درود سے پہلے کچھ تیاری بھی تو ہونی چاہئے اور درود کی حکمت یہ ہے کہ انسان اپنی ذات میں محمد رسول اللہ ﷺ کا احسان ایک تجربے کے طور پر محسوس کرے ورنہ کروڑ بار بھی ایک شخص دن رات درود پڑھتا رہے اس کے کچھ بھی معنے نہیں۔ درود کا تعلق احسانات سے ہے اگر احسانات سے تعلق نہ ہوتا تو آنحضرت ﷺ پر سب نبیوں سے زیادہ درود بھیجنے کا حکم نہ ملتا۔ براہ راست احسانات سے درود کا تعلق اس طرح ثابت ہے کہ انبیاء کی مجلس میں سب سے بڑے محسن انبیاء حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور پھر آپ کے بعد آپ سے افضل حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے‘ اور درود نے دونوں کا رشتہ باندھ دیا۔ پس وہ جو محسن ہو اس پر درود پڑھا جاتا ہے مگر احسان ہو تو پھر درود دل سے نکلتا ہے ورنہ خیالی باتیں ہیں۔ ایک آدمی کسی امیر کو دیکھ کر یا کسی دنیا کی بڑی شخصیت کو دیکھ کر ویسے بھی دعائیں دیا کرتا ہے کہ اللہ بڑے کرم کرے بہت بڑا آدمی ہے۔ بہت لجاجت کی باتیں کر کے اس کا دل خوش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ مگر کہاں وہ آواز‘ کہاں وہ آواز جو ایک بھوکے کو کھانا کھلانے کے نتیجے میں اس کے پیٹ سے نہیں اس کے دل سے اٹھتی ہے اور بے ساختہ اٹھتی ہے۔ وہ دعائیں رنگ ہی اور رکھتی ہیں۔ وہ دعائیں اشک بار ہوتی ہیں۔ ان کے ساتھ آہوں کی ہوائیں چلتی ہیں اور یہ ہے درود کا انداز (۔)

(۔) جس نے خدا سے ملا دیا‘ جس سے ملنا خدا سے ملنا ہے اس سے ایک لحہ بھی تعلق توڑو گے تو خدا سے تعلق ٹوٹے گا۔ پس بیک وقت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق رکھنا اور اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھنا یہ شرک نہیں ہے بلکہ توحید کامل کا درس ہے۔ (۔) جس وجود سے ملنا خدا سے ملنا ہو اس وجود سے ایک لحہ کی جدائی بھی برداشت نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ جہاں جس پہلو سے آپ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق کاٹا اسی پہلو سے خدا سے تعلق کٹ جائے گا۔ اور یہ کوئی فلسفیانہ بات نہیں۔ ایک اتنی گہری حقیقت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے خبر دی کہ ماں سے بھی جو تعلق کاٹتا ہے اس سے خدا تعلق کاٹ لے گا کیونکہ رحمی رشتے کے ذریعے ماں سے تعلق قائم ہوتا ہے اور رحم کا تعلق اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

کی ذات کی صفت رحمانیت سے بھی ہے۔ پس اگر عام ماؤں سے تعلق کاٹنے سے یا ماؤں سے پیدا شدہ رشتوں سے تعلق کاٹنے سے اللہ سے تعلق کٹ جاتا ہے تو حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ سے ادنیٰ سا تعلق کاٹنے سے بھی کیا کچھ نہ ہو گا۔ لازماً وہیں سے علیحدگی کا مضمون شروع ہو جاتا ہے۔ اور علیحدگی میں یاد رکھیں کہ علیحدگی اس مقام تک محدود نہیں رہا کرتی جہاں سے علیحدگی شروع ہو۔ ایک دفعہ جب تعلق کے بعد بے تعلقی ہو جائے تو پھر انسان اکھڑنے لگتا ہے اور ہر چیز اکھڑنے لگتی ہے۔ پس جان محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دفعہ ربط ہو چکا ہو تو اس سے علیحدگی کا تصور بھی انسان کے دل میں نہیں آ سکتا۔ ورنہ جس طرح جلد کو مائع کھدی ہو جانے کے نتیجے میں کاغذ چھوڑتا ہے جب ایک دفعہ چھوڑنا شروع کرے تو پھر چھوڑتا چلا جاتا ہے۔ جہاں سر میں گنج شروع ہو جائے پھر وہ باقی بال بھی گرنے لگ جاتے ہیں۔ جہاں دیواریں اکھڑنے لگیں تو پھر عمارت ہی اکھڑ جایا کرتی ہے تو ربط کے بعد بے رنگی بہت ہی بڑا ظلم ہے اور اس کے بعد پھر خطرہ ہے کہ انسان اپنی ہلاکت کی آخری منزل تک پہنچ جائے۔ پس جو تعلق بھی نیکی سے باندھا جائے۔ جو تعلق بھی حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ سے قائم کیا جائے وہ نور سے تعلق ہے (-) نور سے ایسا تعلق ہے جس کے چھٹنے اور اس سے الگ ہونے کا پھر کوئی تصور نہیں پیدا ہو سکتا۔ ہول اٹھنے چاہئیں دل میں کہ ایک تعلق قائم ہوا اور پھر وہ علیحدہ ہو جائے کیونکہ پھر آگے تنزل کی بہت راہیں ہیں جو اسفل السافلین تک بھی انسان کو پہنچا دیتی ہیں۔

(-) مگر اب میں پہلے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی ایک حدیث آپ کو سناتا ہوں جو صحیح بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء اذا انتبہ باللیل۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب رات کو تہجد کے لئے اٹھتے تو یہ دعا کرتے اے اللہ سب تعریفیں تیرے لئے ہیں تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے اس کا نور ہے اور اسے قائم رکھنے والا ہے۔ پس جہاں جس حد تک نور سے تعلق ٹوٹا وہاں انسان ڈھے گیا' وہاں مسمار ہو گیا کیونکہ قیام کا تعلق آنحضرت ﷺ نے نور سے باندھا ہے۔ تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے اس کا نور ہے اور اسے قائم رکھنے والا ہے۔ یعنی صرف پیدا کرتے وقت تخلیق کے وقت ہی نور نے کار فرمائی نہیں کی بلکہ اس کو ہمیشہ قائم رکھنے کے لئے نور کے ساتھ اس کا ایک تعلق' رابطہ ہے جو نہ ختم ہونے والا ہے۔

پھر فرمایا' اے اللہ تجھے ہی سب حمد زیبا ہے۔ سب تعریف اگر بجتی ہے تو تجھے بجتی ہے۔ تو حق ہے۔ تیرا وعدہ سچا ہے۔ تیری بات سچی ہے۔ اور تجھ سے ملاقات برحق ہے اور جنت حق ہے اور آگ حق ہے اور قیامت حق اور سب نبی حق اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق ہے۔ اے اللہ میں تیرے لئے فرمانبردار ہوا اور تجھ پر توکل کیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تیری ہی تائید سے مدمقابل کا سامنا کیا اور اپنے معاملے کا فیصلہ تیرے سپرد کیا۔ پس مجھے بخش دے جو میں پہلے کر چکا ہوں اور جو بعد میں سرزد ہو اور جو میں نے چھپایا اور جو میں نے ظاہر کیا اسے بھی بخش دے۔ تو ہی آگے بڑھانے والا اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

یہ دعا دراصل نور ہی کے حوالے سے کی جا رہی ہے اور اس میں جگہ جگہ کھلے لفظوں میں کہے بغیر وہ حوالے دکھائی دیتے ہیں۔ مثلاً آنحضرت ﷺ عرض کرتے ہیں مجھے بخش دے جو میں پہلے کر چکا ہوں اور جو بعد میں سرزد ہو۔ نور کا علم سے ایک تعلق ہے اور علم اور نور بعض پہلوؤں سے ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو میں پہلے کر چکا ہوں مجھے تو اس کے متعلق بھی پورا علم نہیں کہ کوئی ایسی بات نہ ہو گئی ہو جو تیرے لئے ناپسندیدگی کا موجب ہو۔ مگر جہاں تک اللہ تعالیٰ کی ذات کا تعلق ہے وہ جواب آ چکا ہے کہ جو کچھ تو نے کیا جو کچھ آئندہ کرے گا سب خدا کے نزدیک قبولیت کی جگہ پا چکا ہے اور مغفرت کی چادر نے ہر چیز کو ڈھانپ رکھا ہے۔ (-)

اس پہلو سے یہ نمونے ہیں آنحضرت ﷺ کی عبودیت کے اور عبدیت کے کہ اپنے آپ کو مٹاتے چلے جاتے ہیں' کچھ بھی نہیں چھوڑتے۔ فرماتے ہیں جو کچھ میں نے کیا تو جانتا ہے۔ جہاں تک میں جانتا ہوں میں سمجھتا ہوں مجھے اس کی بخشش طلب کرنی چاہئے۔ یعنی یہ نہیں فرماتے کہ جو کچھ میں نے کیا اچھی باتیں کی ہیں ان کی بھی جزاء دے' جو کمزوریاں کہیں رہ گئی ہیں ان کو بخش دے بلکہ ساری زندگی کا ہر لمحہ بخشش کی چادر کے نیچے لانا چاہتے ہیں اور کسی ایک لمحے پر بھی خودسری نہیں' خود اعتمادی اس رنگ کی نہیں کہ گویا اس پر آدمی تکبر سے نظر ڈال سکے کہ وہ ٹھیک تھا۔ اب دیکھیں مقام نبوت اور دیگر مقامات کے فرق کیسے ہوتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے آخری لحات میں یہ عرض کی تھی "لالی ولا علیّ" اور مفسرین یہ لکھتے ہیں کہ مراد یہ تھی کہ میں نے بہت سے نیک اعمال بھی کئے ہیں اور میں یہ نہیں کہتا کہ ان نیک اعمال کے بدلے مجھے بخش دے کیونکہ جو مجھ سے کمزوریاں سرزد ہو گئی ہیں ان کے مقابل پر ان کو لکھ کے برابر کر دے۔ یہ بہت ہی ایک عارفانہ دعا تھی۔ مگر اب دیکھیں آنحضرت ﷺ کی التجا جو ہر رات کو اٹھ کر خدا کے حضور کیا کرتے تھے' اپنی ساری زندگی کی نیکیوں کو کلیۃً مٹا ہوا دیکھ رہے ہیں اور یہ عرض کر رہے ہیں کہ ان پر اپنی بخشش کی چادر ڈال دے۔ میں نہیں جانتا میں نے کیا کیا ہے اور جس نے دیکھا ہو کہ ساری زندگی نیکی میں گزری ہے اور غلامی کی یہ شان ہے کہ اسے دیکھتے ہوئے یہ بھی جانتا ہے کہ محض اللہ کے فضل سے یہ سب توفیق ملی تھی اس لئے جو لغزش ہوئی ہے وہ میری کمزوری سے ہوئی ہے۔ یہ نکتہ ہے جو عارفانہ نکتہ ہے محض ایک فلسفیانہ عجز نہیں ہے بلکہ عارفانہ عجز ہے۔ آنحضرت ﷺ سب سے بڑھ کر یہ جانتے تھے کہ جو کچھ عطا ہوا ہے اللہ کے فضل سے عطا ہوا ہے پھر اسے اپنے کھاتے میں اپنی طرف کیسے منسوب کر دیں۔ مگر اس فضل کے مقابل پر شکر میں کوئی کوتاہی ہو گئی ہو' اس فضل کے بہترین اور سب سے اعلیٰ درجے کے استعمال میں کمزوری ہو گئی ہو تو وہ اپنی طرف منسوب فرما رہے ہیں اور کہتے ہیں اس پر بخشش کی چادر ڈال دے۔ اور جو آئندہ آنے والا ہے اس کا کوئی حال معلوم نہیں۔ پس اللہ کے علم میں اللہ کے نور میں یہ ساری باتیں موجود ہیں۔ جو پہلی تھیں وہ بھی اور جو آئندہ آنے والی تھیں۔ وہ بھی۔

فرماتے ہیں اور جو میں نے چھپایا اور جو میں نے ظاہر کیا اس کے متعلق بھی میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں۔ فرمایا اسے بھی بخش دے۔ اب یہ بھی بہت عجیب مضمون ہے' چھپایا اور ظاہر کیا۔ حقیقت میں اللہ کے سامنے جو نور السماوات والارض ہے کوئی چیز چھپ سکتی ہی نہیں۔ ناممکن ہے کہ اس نور سے کوئی چیز چھپ جائے جس کا پردہ نور ہے جو اس پردہ نور کے پیچھے ایک مخفی نور ہے جس تک انسان کے یا کسی مخلوق کے تصور کی رسائی ممکن نہیں ہے۔ اس سے کوئی چیز چھپ ہی نہیں سکتی اور وہ ہر چیز سے چھپا ہوا ہے یعنی اپنی نور کی انتہائی صورت میں مقام تنزہ پر واقع ہے۔ اس عرش پر واقع ہے جو مخلوق سے پرلی طرف ایسے مقام پر ہے یعنی اپنے مرتبے کے لحاظ سے اور اپنی لطافت کے لحاظ سے کہ وہاں رسائی ممکن نہیں ہے۔ سب سے بڑی رسائی' سب سے اونچی رسائی' سب سے اعلیٰ اور ارفع رسائی معراج کے وقت حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کو نصیب ہوئی مگر ایک مقام پر جا کر وہاں ٹھہر گئے۔ اس سے آگے توحید کامل کا وہ مقام ہے جس میں مخلوق کو خواہ وہ کیسی ہی اعلیٰ درجے کی ہو دخل نہیں ہے (-) تو خدا تعالیٰ کی ذات سے وہ چونکہ ہر جگہ ہے کوئی چیز مخفی نہیں اور بہت سے اس کے ایسے مراتب اور مقامات ہیں جو حقیقت میں ان گنت ہیں اور ان کا کوئی کنارہ نہیں ہے جن تک مخلوق کی پہنچ نہیں ہو سکتی خواہ وہ کیسا ہی ترقی کر لے تو اس لئے اس سے تو کچھ چھپ نہیں سکتا۔ حضرت رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو میں نے چھپایا اور جو میں نے ظاہر کیا اسے بھی بخش دے۔ تو ہی آگے بڑھانے والا اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے۔ پس قیام کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کسی چیز کو ایک ہی جگہ ٹھہرائے رکھا جائے۔ قیام کا یہ اگر مطلب ہے تو وہ غلط سمجھتے ہیں کیونکہ قیام سے مراد جمود نہیں ہے۔ قیام سے مراد اپنی طاقتوں میں قائم رہنے والا جس سے کسی وجود کی طاقتوں میں کسی قسم کی کوئی کمی نہ آئے۔ مگر آنحضرت ﷺ کائنات کا جو نقشہ کھینچ رہے ہیں اس میں دو ہی باتیں بیان فرماتے ہیں' آگے بڑھانے والا اور پیچھے ہٹانے والا اور یہی ہر چیز کی حقیقت ہے۔ کوئی چیز کسی مقام پر جامد نہیں ہے۔ یا آگے بڑھ رہی ہے یا پیچھے ہٹ رہی ہے۔ (-)

یہ سب کچھ کہنے کے بعد' یہ سب مناجات کرنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم عرض کرتے ہیں تیرے سوا کوئی معبود نہیں "لا الہ الا انت" اور توحید کی یہ ساری تصویر ہے جو کھینچی جا رہی ہے۔ پس اپنی دعاؤں میں اس مضمون کو یاد رکھیں جو نور سے شروع ہوا ہے اور سارا سفر نور کا سفر ہے۔ اگرچہ بار بار لفظ نور استعمال نہیں ہوا مگر حقیقت میں توحید اور نور ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ اور اس پہلو سے اس توحید کی مثال تو دی جا سکتی ہے۔ یعنی تمثیل تو بیان کی جا سکتی ہے۔ وہ اپنی ذات میں کسی اور کو مکمل طور پر نصیب ہو ہی نہیں سکتی' اگر ہو گی تو پھر شرک شروع ہو جائے گا۔ پس اسی لئے "مثل نورہ" فرمایا ہے۔ آنحضرت ﷺ تمام صفات میں اس حد تک آگے بڑھے کہ ہر اس صفت کو جو انسان کی تشکیل میں خدا تعالیٰ نے ازل سے رکھی ہوئی تھی مگر جس کی طرف باشعور بڑھنا مقدر فرما دیا تھا۔ ہر ایسی صفت کو باشعور طور پر آگے بڑھ کے اپنا لیا اور ہمیشہ کے لئے اس میں اپنے وجود کو ضم کر دیا اور اس کے باوجود وہ نور' اللہ نہیں ہے بلکہ مخلوق ہے اور آنحضرت ﷺ نے اپنے نور کو مخلوق ہی قرار دیا ہے۔ فرمایا ہے جو وجود سب سے پہلے مخلوق کیا گیا وہ میرا نور تھا۔ اب اس ضمن میں تخلیق نور میں سب سے پہلے ہونے سے کیا مراد ہے۔ یہ وضاحت کروں تو پھر اس کے بعد میں اگلے اقتباسات کی طرف متوجہ ہوں گا۔

(-) محمد رسول اللہ ﷺ جب انسان کے روپ میں پیدا ہوئے ہیں تو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم معرض وجود میں آئے ہیں لیکن اس کے باوجود آپ سب سے پہلے بنائے گئے اس کا کیا مطلب ہے۔ اس کا مطلب یہ بنتا ہے کہ ہر چیز جو انسان بنانا چاہتا ہے یا کوئی بھی خالق بنانا چاہتا ہے جب تک اس کا منتہیٰ ذہن میں نہ ہو اس کا آغاز بھی ہو نہیں سکتا۔ کوئی بھی انجینئر خواہ وہ عمارت کا نقشہ ہی تجویز کرے یا مثلاً انجینئر میں نے کہہ دیا مگر اس کو آرکیٹکٹ کہا جاتا ہے انگریزی میں جو نقشہ بناتا ہے مگر آرکیٹکٹ کے علاوہ انجینئرز بھی ہیں جو ڈیزائن کرتے ہیں ان سب چیزوں کو جو انہوں نے بنانی ہوں۔ جب تک آخری مقصد ذہن میں پوری طرح تشکیل نہ پا جائے وہ ڈیزائن شروع ہی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اگر آخری مقصد کی واضح موجودگی کے بغیر' واضح طور پر ذہن کے سامنے دکھائی دینے کے بغیر کوئی ڈیزائن کرنے والا ڈیزائن شروع کرے گا وہ ہر قدم پر غلطی کرے گا۔ کیونکہ دو ہی طریق ہیں ایک انجام تک پہنچنے کے۔ ایک ہے آغاز سفر سے پہلے آخری منزل کا پتہ ہو اور یہ وہ طریق ہے جس کے نتیجے میں ہر حکیم' ہر صاحب فہم پہلے منزل کا تعین کرتا ہے پھر راستے ڈھونڈتا ہے اور پھر اگر اسے جغرافیہ پر عبور ہو اور دیگر صلاحیتیں موجود ہوں تو پھر اچھے راستے تراشتا ہے اور وہ بہترین رنگ میں سفر کرتے ہوئے اس منزل کو پہنچ جاتا

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ ایک وہ دیوانہ ہے یا اندھا ہے جو بغیر نور کے سفر شروع کرتا ہے اسے آخری منزل کا پتہ نہیں ہوتا۔ وہ چلتا ہے کہ کہیں تو پہنچ جائیں گے۔ اور اگر سفر پہلے شروع ہو جائے اور بیچ میں خیال آئے کہ میں نے تو اس طرف جانا تھا تو پہلے سارے قدم غلط ہو گئے۔ اس لئے اللہ کی طرف یہ بات منسوب ہو ہی نہیں سکتی۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی ایک خیالی' ایک فرضی تعریف ہے (ہم اللہ تعالیٰ کی اس سے پناہ مانگتے ہیں) اور جو ماننے والے ہیں صرف انہی کا کام ہے کہ اس کو مانتے چلے جائیں۔ حالانکہ آنحضرت ﷺ کی تمام تعریفیں حق ہیں۔ جیسا کہ اسی عبارت میں جو آپ کے سامنے پڑھ کر سنائی گئی ہے تمام باتوں کو حق کہہ کر سب سے آخر پر اپنے آپ کو حق فرمایا۔ پس جو حق آخر پر تھا اس کا یہ مطلب نہ سمجھیں کہ اس سے آپ کا مقام مراد ہے سب نبیوں کے بعد مقام ہے۔ بلکہ آخر اور اول بعض صورتوں میں ایک ہی چیز کے دو نام ہوا کرتے ہیں۔ اگر آخری منزل ہو تو پھر اس کا پہلا قدم بھی اس آخری منزل کی تصویر بننے کے بعد اٹھتا ہے اس سے پہلے نہیں اٹھ سکتا۔ پس وہ تمام زندگی کا سفر یا کائنات کی تخلیق کا سفر جب کہ ابھی زندگی بھی وجود میں نہیں آئی تھی' وہ سفر اگر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے تصور کے بغیر شروع ہوتا تو اللہ تعالیٰ کی قدرت پر حرف تھا' اللہ تعالیٰ کی تخلیقی طاقتوں پر حرف تھا کسی اور سمت میں جانے کے بعد پھر اس سمت میں لوٹنا پڑتا۔

پس اول سے لے کر آخر تک تمام صفات جو کائنات کو عطا کی گئی ہیں ان کا ذرہ ذرہ اس بات کے پیش نظر تھا کہ وہ وجود پیدا ہوگا جس نے بالآخر مجھ سے ملنا ہے اور میرا کامل عبد ہوگا اور وہ وجود پیدا ہوگا جس کے لوٹنے سے گویا ساری کائنات خدا کی طرف لوٹ گئی ہے۔ یہ معنی ہے (-) کا۔ کہ ہم نے اللہ ہی کی طرف جانا ہے۔ ہم تو نہیں جاتے' مر کر جانا اور معنے رکھتا ہے۔ مگر اس کا اعلیٰ مفہوم یہ ہے کہ خدا نے ہر چیز کو اپنی ذات سے' اپنے نور سے پیدا کیا ہمیشہ کے لئے دور تر ہونے کے لئے نہیں' ہمیشہ کے لئے اندھیروں میں بھٹکنے کے لئے نہیں بلکہ واپس اپنی طرف لے جانے کے لئے' اور یہ واپسی کا سفر شعور کے بغیر ممکن نہیں تھا اور یہ شعور کا سفر ہر حالت میں ناقص تھا جب تک اپنے درجہ کمال کو نہ پہنچے یعنی محمد مصطفیٰ ﷺ کا شعور کامل پیدا نہ ہو۔

پس اس پہلو سے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ اگر اپنے آپ کو حق کہنے میں آخر پر رکھتے ہیں مگر وہاں اصل مراد وہی ہے جو دوسری احادیث سے قطعی طور پر ثابت ہے۔ کہ آخر ان معنوں میں ہوں جن معنوں میں اس آخر کا اول ہونا ضروری ہے۔ بیچ کی منازل کا اول ہونا ضروری نہیں۔ کیونکہ بیچ کی منازل کو سامنے رکھ کر سفر کے رستے طے نہیں کئے جاتے یا کسی چیز کو ڈھالا نہیں جاتا۔ اگر ایک جمبو جیٹ بنانا مقصود ہو تو سب سے پہلے یہ طے کیا جاتا ہے کہ بنانا کیسے ہے' کتنا لوڈ اٹھانے والا ہو' کس رفتار کی چیز چاہئے' کیا کیا اس میں حفاظتی اقدام ہونے ہیں۔ یہ جب تک نقشہ پہلے پیدا نہ ہو جمبو جیٹ بھی نہیں بن سکتا۔ اور ہر دوسرا جہاز جو آپ کو دکھائی دیتا ہے خواہ وہ کسی نوعیت کا بھی ہو اس کا سفر شروع ہونے سے پہلے اس کی آخری تصویر لازماً واضح طور پر ایک بنانے والے کے ذہن میں ابھر آتی ہے۔ پھر وہ اس سے روشنی لیتا ہے۔ ہر قدم اٹھاتے وقت وہ تصویر سامنے رکھتا ہے۔ جب نٹ (Nut) بناتا ہے۔ جب بولٹس (Bolts) بناتا ہے' جب پر اور اس کے بعض حصے بناتا ہے' جب انجن کی تشکیل کرتا ہے' جب طاقت کے فیصلے کرتا ہے کتنی طاقت دینی چاہئے' تو شعوری طور پر یا لاشعوری طور پر اور بسا اوقات شعوری طور پر اس جیٹ کا آخری بوجھ جو اس نے اٹھانا ہے وہ ہمیشہ اس کے پیش نظر ہوتا ہے۔ وہ باقاعدہ پھر بوجھ تقسیم کرتا ہے۔ جب کہتا ہے کہ اتنے مسافر لے کر اٹھے گا' اتنا بوجھ لے کر اٹھے گا' اتنا انجن کا پٹرول اس کے لئے ضروری ہوگا اور آخری وزن اس کا یہ بنتا ہے تو ہر Nut جو وہ لگاتا ہے اس کی ضربیں اور تقسیمیں کر کے اس کے اوپر تقسیم کر کے بتاتا ہے کہ اس Nut کے اوپر کتنا بوجھ پڑے گا اور کتنے سال تک اڑے گا اس کی عمر بھی طے کرتا ہے۔ اور پھر سارے اندازے لگا کر اگر وہ Nut کو اس کی طاقت کے مطابق بنائے جو حصہ رسدی اس پر پڑنے والی ہے تو وہ جہاز ٹھیک رہتا ہے اور اگر معمولی سا بھی حساب میں فرق پڑ جائے تو بالآخر اپنی مدت عمر سے پہلے وہ حادثے کا شکار ہو جاتا ہے۔ چنانچہ وہ سب جہاز جو حادثات کا شکار ہوئے ان کے اوپر سائنس دانوں نے مکمل تحقیق کی تو آخر یہ پتہ چلا کہ آخری بوجھ جو اس پر پڑنا چاہئے تھا اور پڑتا رہا اس میں فلاں پرزہ پورا کام نہ کر سکا کیونکہ اس میں اپنا حصہ رسدی بوجھ اٹھانے کی طاقت نہیں تھی۔

پس لوگ سمجھتے ہیں کہ فرضی باتیں ہو رہی ہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ سب سے پہلے بنائے گئے ناممکن تھا کہ کائنات کا ایک ذرہ بھی بنایا جاتا جب تک محمد رسول اللہ ﷺ کی تشکیل' اللہ کے حضور اس کے پیش نظر نہ ہوتی۔ ورنہ خدا کی خدائی باطل ہو جاتی ورنہ خدا ان دنیا کے انجنیئروں سے بھی زیادہ کم فہم ہوتا جو ڈیزائن کے کمال سے پہلے ڈیزائن کی تعمیر کا سفر شروع کر دیتا ہے۔ پس ایک بھی دعویٰ آنحضرت ﷺ کی بڑائی کا فرضی دعویٰ نہیں' زبانی دعویٰ نہیں' گہرے حقائق پر مبنی اور گہرے حقائق پر مشتمل ہے۔ اور ہمیں جس سفر کا حکم ملا ہے وہ اس نور کی طرف سفر کرنے کا حکم ہے۔ ساری زندگی ہم یہ سفر کرتے رہیں تو پھر بھی ہم میں سے اکثر ایسے ہیں جو اپنی بہت سی طاقتوں کو ضائع کر کے جتنا سفر ان کی استطاعت میں اللہ نے رکھا تھا اس کو بھی حاصل نہیں کر سکتے' اس منزل تک بھی نہیں پہنچ سکتے۔

اور محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف یہ سفر (ہم اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں) کی شاہراہ کی طرف بڑھنے والی مختلف شاخیں ہیں۔ وہ سڑکیں ہیں جو اسی شاہراہ کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ اگر ہم اپنی حرکت اور سکون کو یہ سمت دے دیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف جا رہی ہے تو پھر ہم (ہم اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں) کا سفر کر رہے ہیں' پھر ہمیں کوئی فکر کی بات نہیں ہے' پھر ہمارا کوئی نقصان نہیں۔ "اناللہ" دراصل نقصان کے خیال سے نہیں پڑھا جاتا بلکہ یہ بتانے کے لئے پڑھا جاتا ہے کہ ہر چیز نے خدا کی طرف لوٹنا ہے تم اس کی جدائی کی فکر کر رہے ہو اپنا نہیں سوچ رہے کہ تم گم شدہ ہو' تم ضائع شدہ ہو' تم نے اپنے رب کی طرف واپس جانا ہے۔ لوگ اس بات کو تو بھول جاتے ہیں اور گم شدہ چیز پر پھونک مارنے کی خاطر کہ وہ ان کو مل جائے "اناللہ" پڑھ دیتے ہیں۔ حالانکہ واضح مضمون یہ ہے کہ دیکھو جو تمہاری چھوٹی سی ملکیت تھی جب تک تمہاری طرف واپس نہ آجائے تم تسلی نہیں پاتے۔ تم بھی تو کسی کی ملکیت ہو اس وجود کی تسلی کا سامان کرو جس نے تمہیں کھو دیا اور واپس لوٹو اس کی طرف جو تمہارا منتظر ہے۔

یہی وہ مضمون ہے جس کو آنحضرت ﷺ نے ایک گم شدہ اونٹنی کی مثال دے کر بیان فرمایا ہے۔ یعنی ایک عجیب بات ہے انسان سوچتا ہے کہ اللہ کو ہماری کیا انتظار ہے۔ اگر اس کو انتظار نہ ہوتا تو "انا للہ" کا مضمون بے معنی ہوتا۔ اور اگر اس کو ہمارا انتظار نہ ہوتا تو پھر تخلیق کائنات بے معنی ہو جاتی' بالکل باطل اور بے مقصد ہوتی۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹنی کی مثال دے کر اسے خوب کھول دیا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ کو اپنے اس بندے کی توبہ سے جو گناہوں کی دنیا میں کھویا گیا ہو اور پھر توبہ کر کے خدا کی طرف واپس آئے اس سے بہت زیادہ خوشی ہوتی ہے جتنی ایک ایسے مسافر کو اپنی گم شدہ اونٹنی پانے سے خوشی ہوتی ہے جو تپتے ہوئے لق و دق صحراء میں کسی ایک درخت کے سائے میں دوپہر گزارنے کے لئے بیٹھا ہو' لیٹا ہو' اس کی آنکھ لگ جائے اور اس کی اونٹنی جس پر اس کا پانی' اس کا سارا سامان خورونوش ہر چیز ہو وہ جنگل میں کھو جائے۔ جو اس کا حال ہوگا اور جیسی اس کی طلب ہوگی اس کا اندازہ کرو۔ اور جب وہ کلیۃً مایوس ہو چکا ہو تو شام کو وہ دیکھے کہ وہ اونٹنی افق کی طرف سے آتی دکھائی دے رہی ہے جیسی خوشی اس شخص کو اپنی گمی ہوئی اونٹنی کو دوبارہ پالینے سے ہوتی ہے آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ اپنے کھوئے ہوئے بندے کو دوبارہ پا کر خدا کو اس سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے۔

پس جتنی طلب آپ کو ہونی چاہئے اس کا اندازہ کریں جو نہیں ہے اور خدا کو طلب ہے۔ جس نے آپ کو پیدا کیا وہ چاہتا تو آپ کو زبردستی اپنی طرف لوٹا سکتا تھا مگر اس دنیا میں اس طرح آپ کو کھلا چھوڑ دیا کہ اس کی پیدا کردہ چیزوں کے حسن میں تو آپ کھو جاتے ہیں خالق کی طرف دھیان نہیں جاتا۔ یہ مضمون ہے جس کو آنحضرت ﷺ نے اس تمثیل کے ذریعے ہمیں سمجھایا۔ پس اس کا نور کے ساتھ کیا تعلق ہے۔ نور کے ساتھ واضح تعلق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو اپنے نور سے پیدا کیا ہے اور پھر فرمایا کہ میں زمین و آسمان کا نور ہوں اور پھر یہ فرمایا کہ میری ہی طرف تمہیں لوٹنا ہے۔ اب یہ سفر نور کے رستے سے ہونا چاہئے نور پر بیٹھ رہنے سے نہیں۔ بلکہ نور کے وسیلے سے۔

پس اگر کوئی شخص حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نور کا عاشق ہو کر (—) اس نور کے حوالے سے سفر شروع کرتا ہے (-) تو اس میں شرک کا شائبہ تک نہیں ہے۔ وہی کامل موحد ہے۔ اور یہی حال خدا تعالیٰ کی دنیا میں جلوہ گری کا ہے۔ ہر چیز اس نے پیدا کی ہے وہ خدا کے اصل نور کا ایک پرتو ہے جو نور کی صورت میں آپ کو دکھائی دیتا ہے۔ اگر اس نور پر بیٹھ رہیں' اس سے محبت کریں اور پس پردہ نور جو ہے جس کی جلوہ گری سے دراصل وہ نور کا پردہ بنایا گیا ہے غافل رہیں تو پھر آپ نے اپنے سفر کا مقصد کھو دیا۔ اور خدا تعالیٰ منتظر ہے کہ آپ دیکھیں' ہر طرف نور کا جلوہ دیکھیں اور خیال اس خالق و مالک کی طرف جائے جو سب کے اندر تہہ بہ تہہ آخری صورت میں جلوہ گر ہے جس کی وجہ سے ہر چیز کو نور عطا ہوا ہے اور نور دکھائی دیتا ہے۔ اگر آپ اس بات کو نہ سمجھیں تو دنیا کی ہر لذت ایک شرک کی طرف لے جانے والی چیز ہے۔ اور جونہی لذت پیدا کرنے والے کا خیال آتا ہے وہیں یہ شرک توحید میں بدل جاتا ہے۔ پس توحید اور شرک کے درمیان ایک پل صراط ہے' بہت ہی باریک فرق ہے۔

اور جہاں تک نور کا تعلق ہے آپ اس بات کو اگر ٹھہر کر' تسلی سے' غور کر کے دیکھیں تو آپ ایک اور بات پا کر حیران رہ جائیں گے اور ششدر رہ جائیں گے۔ کہ اگر خدا ہی کے نور سے جو اصل نور ہے (جس کو ہم نہیں دیکھ سکتے' نہ دیکھ سکتے ہیں) ہر پردہ نور پیدا ہوا ہے جو خدا کی طرف لے جانے والا ہے تو وہ ہر پردہ بھی ہمارے نقطہ نگاہ سے لامحدود ہونا چاہئے کیونکہ جو لامحدود چیز کوئی چیز پیدا کرتی ہے اس میں لامحدودیت کی صفات دکھائی دیتی ہیں۔ اس پہلو سے اگر آپ سائنس کے سفر کا مطالعہ کریں تو یہ دیکھ کر آپ حیران رہ جائیں گے کہ خدا تعالیٰ کی تخلیق کے جس ذرے پر بھی سائنس دانوں نے غور شروع کیا ہے ان کو کبھی اس کا آخری کنارہ نہیں ملا۔ ہر سفر لامتناہی سفر ہے حالانکہ یہ پردہ نور کا سفر ہے۔ خود نور ابھی اس سے پرے وراء الوریٰ کہیں اور ہے۔ لیکن جو کچھ نور کا پردہ اس نے ڈالا ہے وہ پردہ بھی لامتناہی ہے۔

جتنا بھی مجھے سائنسی سفروں کا مطالعہ کرنے کی توفیق ملی ہے کوئی ایک بھی ایسا سفر میرے علم میں نہیں آیا جس میں سائنس دان نے یہ کہا ہو کہ اس چیز کا آخری کنارہ ہمیں میسر آگیا ہے اب اس مضمون پر اور کچھ نہیں رہا۔ اس کے بالکل برعکس تمام سائنس دان جو صاحب فہم اور صاحب ادراک ہوں جن کو حقیقت فہمی کا سلیقہ اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہو اور اکثر سائنس دان ایسے ہی ہیں شاید ہی کوئی متکبر ہو مگر میرے علم میں ایسا متکبر کوئی نہیں آیا جس نے یہ کہا ہو کہ ہم نے اس چیز کی تحقیق کرتے کرتے یہاں پہنچ کر اس مضمون کو ختم سمجھا ہے اس سے آگے کچھ نہیں ہے ہاں یہ سب کہیں گے کہ جب ہم یہاں پہنچے تو جتنے دروازے ہم نے کھولے تھے اس سے اور زیادہ دروازے دکھائی دیئے ہیں اور اب ہمارا اتنا کام نہیں اور ٹیمیں شامل ہونی چاہئیں اور محققین ہونے چاہئیں جو کوئی اس قفل کو کھولے اور اس دروازے کا

سفر شروع کردے۔ یعنی جس طرف یہ دروازہ کھلتا ہے کوئی اس قفل کو کھولے اور اس دروازے کا سفر شروع کردے۔ یعنی جس طرف دروازہ کھلتا ہے۔ یہ ایک قاعدہ کلیہ ہے اس لئے سائنس کی ترقی نے سائنس دانوں کی تعداد کم نہیں کی بڑھائی ہے اور بے شمار بڑھتی ہوئی تعداد کے باوجود ان کی کمی محسوس ہو رہی ہے۔ ہر علم میں اور شاخیں نکلتی چلی آرہی ہیں۔ ہر شاخ کے لئے مزید خدمت گار اور تحقیق کرنے والے میسر آنے چاہئیں۔ اپنے چھوٹے سے تجربے سے میں آپ کو بتاتا ہوں کہ انگلستان آنے کے بعد مجھے یہ خیال آیا کہ یہ لوگ تو (دین حق) کی تحقیق کے نام پر ہر جگہ عیوب تلاش کرتے پھرتے ہیں اور جہاں اپنے مطلب کی بات ملے وہاں اسے اچھال کر (دین حق) کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ (کلام الٰہی) کے اوپر ان لوگوں نے تفسیریں لکھی ہوئی ہیں اپنی طرف سے (کلام الٰہی) کے اوپر جرح قدح کی ہوئی ہے مگر آج تک کوئی (موحد) مجھے دکھائی نہیں دیا۔ (-) جس نے بائبل کا اس گہری نظر سے مطالعہ کیا ہو اور بائبل پر تحقیق کی ہو۔ اور جہاں تک بائبل کی تفاسیر کا تعلق ہے مجھے تو کبھی کوئی تفسیر نظر نہیں آئی جو کسی (موحد) نے لکھی ہو یا کسی غیر نے لکھی ہو اور وہ بائبل کی تفسیر ہو۔ تو اگر ان کو حق ہے کہ اندھا ہونے کے باوجود نور کی تفسیر لکھنے کی کوشش کریں تو ہمیں (-) کیوں حق نہیں۔ بلکہ ہم پر تو فرض ہے کہ ان کی بائبل کی تفسیریں لکھیں اور جن پہلوؤں کو یہ اندھیروں کے طور پر پیش کرتے ہیں ان سے پردے اٹھائیں اور بتائیں کہ یہ بھی اسی نور کا فیض تھا جس نور سے (کلام الٰہی) جاری ہوا ہے۔

پس اس نقطہ نگاہ سے میں نے ایک ریسرچ ٹیم یہاں بنائی۔ چند لوگوں سے شروع ہوا سفر اور چند معین نکات ان کے سامنے رکھے اور آخری منزل جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے آخری منزل ہر ایک چیز کی طے ہونی ضروری ہے ورنہ وہ سفر ٹامک ٹوئیوں کا سفر ہو گا۔ اندھا جیسے لاٹھی کے ذریعے چلتا ہے ویسا سفر ہو گا۔ میں نے ان کے سامنے آخری بات یہی رکھی تھی کہ جو چند شاخیں تھیں ان میں سے ایک شاخ یہ بیان کی تھی کہ آپ نے بالآخر بائبل کے مفسر بننا ہے اور بائبل کے مفسر (کلام الٰہی) کی روشنی میں بننا ہے اور بائبل کے مفسر اس رنگ میں بننا ہے کہ بائبل کے مؤید بنیں اور منکر اس کے بنیں جو بائبل میں خدا کی طرف منسوب کر کے داخل کیا گیا ہے اور اسے کھول کے دکھا دیں اور (کلام الٰہی) کی مدد سے بتائیں کہ بائبل جھوٹی نہیں بلکہ سچی کتاب ہے، 'تم جھوٹے ہو جس نے بائبل کو سمجھا نہیں۔ تو اس پہلو سے بائبل کی بھی تو تفسیر کریں کیونکہ انہوں نے جو تفسیریں لکھی ہیں وہ ساری اندھی ہیں۔ بائبل کی تفسیریں بھی اندھی لکھی ہیں تو یہ (کلام الٰہی) کی تفسیریں کیسے روشنی والی لکھ دیں گے۔ تو یہ جب سفر شروع کیا تو جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے دو تین معین راہیں تھیں جن کی منزل سامنے تھی اور اس سفر کے دوران ہر راہ سے اتنی شاخیں پھوٹنی شروع ہوئیں کہ آگے پھر اور مزید 'اور مزید' اور اس کے علاوہ کچھ اور بھی چاہئیں۔ اور جو سفر پہلے شروع کیا گیا تھا اب اس کے محدود دائرے ہی میں بے شمار لامحدود باتیں اور دکھائی دینے لگیں۔ تو اب پھر ہم نے مختلف ملکوں پہ ٹیمیں پھیلا دیں اور اب ان ٹیموں کے سپرد جو کام کئے جا رہے ہیں وہ بھی ہاتھ سے نکلتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں۔ باسط احمد ہمارے یہاں انچارج ان کو بنایا گیا ہے، شیخ مبارک احمد صاحب کے صاحبزادے بڑی محنت سے اور بڑے خلوص کے ساتھ 'بڑی حکمت کے ساتھ وہ ٹیموں کو تیار کر رہے ہیں۔ ایک مسئلے کے اوپر میں نے ان سے کہا کہ آپ کی ٹیم آئے اور مجھ سے دوبارہ گفتگو کرے میں آپ کو بتاؤں گا کہ یہ خطوط نہیں بلکہ ان خطوط پر بات ہونی ہے۔ دو تین اجلاسوں کے بعد انہوں نے ہاتھ اٹھا لئے۔ انہوں نے کہا جو اب آپ نے باتیں بتائی ہیں یہ تو ہم تین چار کے بس کی بات ہی نہیں ہے۔ میں نے کہا پھر ٹیمیں بناؤ۔ میں نے کب کہا ہے نہ بناؤ۔ تو یہ خدا کے نور کی مثال ہے۔ یعنی اس نور نے جب ہر چیز پیدا کی اور ہر چیز کی کنہ وہ ہے تو اگر وہ لامحدود ہے تو اس کی تخلیق میں بھی لامحدودیت کی جھلکیاں آپ کو ضرور دکھائی دیں گی۔ اور ایک چھوٹے سے چھوٹے ذرے میں بھی خدا کا سفر اس نور کے حوالے سے کریں جو اس نے پیدا کیا ہے تو وہ لامتناہی ہو جائے گا۔ ورنہ یہ سمجھنا پڑے گا کہ ایک مقام پر آکر آپ کھڑے ہو جائیں اور کہیں کہ اس سے آگے کچھ بھی نہیں ہے۔

وہ مقام جس مقام تک مخلوق پہنچی ہے اس کا آخری کنارہ جہاں پہنچا جا سکتا تھا وہ کنارہ ہے جو معراج کی رات آنحضرت ﷺ کو دکھائی دیا۔ اور اس سے آگے انسانی استعداد کا سفر ختم ہوا ہے 'خدا کا نور ختم نہیں ہوا۔ یہ مضمون سمجھیں تو پھر توحید قائم رہتی ہے ورنہ شرک شروع ہو جائے گا۔ پس (-) آنحضرت ﷺ کی سمت میں سفر کرنا ہو گا۔ آپ کو معبود اور مقصود بنا کر نہیں بلکہ معبود اور مقصود کی طرف لے جانے والے سمجھتے ہوئے۔ قبلہ بناتے ہوئے نہیں بلکہ قبلہ نما بناتے ہوئے۔ جس قبلے کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ ہمیشہ رہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس رخ کے انداز سمجھتے ہوئے 'اس رخ کی تعین کے گر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھتے ہوئے' (-) اس غرض سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معبود کی پیروی ہو گی۔ جس معبود سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب فیض پایا (-) اسی معبود تک پہنچنے کا یہ ذریعہ اختیار کرتے ہیں۔

یہ جب میں بات کہتا ہوں تو یوں لگتا ہے جیسے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے ذاتی تعلق ختم ہو رہا ہے اور ایک قسم کا میکانیک یعنی میکینیکل سا تعارف بن گیا ہے۔ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ کیونکہ انسان جس سے فیض پاتا ہے اس سے رسمی تعلق رہ ہی نہیں سکتا۔ اس سے بے ساختہ قلبی تعلق قائم ہوتا ہے۔ پس توحید کے حوالے سے جب میں بات کروں جس سے میں نے بات شروع کی تھی تو پھر جو بات سمجھ آتی ہے وہی اصل حق ہے کہ آنحضرت ﷺ کی سمت سفر خدا کو پانے کے لئے ہے اور جتنا (-) قدم اس سمت میں آگے بڑھاتے ہیں خدا آپ کو ملتا چلا جاتا ہے۔ پس خدا کوئی ایسی چیز نہیں جو اس سے پرے کہیں آخر پر جا کر ملے۔ ہر قدم پر ملتا ہے اور اس کا قرب محسوس ہوتا ہے۔

یہ ہے وہ تعلق باللہ جو شرک سے پاک ہے۔ یہ عشق محمد مصطفیٰ ﷺ ہے جو ہر قسم کے شرک کی ملونی سے پاک ہے۔ جو پاکیزگی بخشنے والا اور یہی ہے جو اپنے ساتھیوں کو نور بنانے والا تعلق ہے۔ (-)

خدمت خلق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب (موجودہ امام جماعت) نے جو مضمون اپنی والدہ ماجدہ کی وفات کے بیس سال بعد تحریر فرمایا تھا اس کا ایک اقتباس پیش خدمت ہے۔ (ادارہ)

آپ کی یادوں کے ہراول دستوں میں ہمیشہ مجھے آپ کا جذبۂ خدمت خلق نظر آتا ہے کبھی ایسا نہیں ہوا کہ آپ کا نام اس تصور سے الگ ہو کر میرے ذہن میں داخل ہوا ہو۔

بے کسوں، یتیموں، مساکین مصیبت زدگان اور مظلوموں سے گہری ہمدردی آپ کی شخصیت کا ایک لاینفک جز تھا۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ یہ جذبۂ ہمدردی ان کے خون میں گھل مل کر ان کی زندگی کا حصہ بن چکا ہے۔ یہ ہمدردی جذباتی بھی تھی قولی بھی اور فعلی بھی اور یہ رنگ ایسا غالب تھا کہ گویا سیرت کے دوسرے تمام پہلوؤں میں سرایت کر گیا تھا۔ اس جذبہ کو تسکین دینے کے لئے آپ نے مالی قربانی بھی بہت کی، جانی بھی اور جذباتی بھی، مجھے یاد ہے وفات سے ایک سال پہلے ڈلہوزی میں رمضان کے مہینے میں باوجود بیماری کے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے تمام عملے کے لئے سحری کے وقت خود اپنے ہاتھ سے پراٹھے پکایا کرتی تھیں۔ بات دراصل یہ تھی کہ حضرت صاحب کی طرف سے ان دنوں کے مالی حالات کے پیش نظر جو خرچ ملتا تھا اس سے اتنی گنجائش نہیں نکل سکتی تھی کہ کھلا خرچ کیا جا سکے اور جتنا بھی اس غرض کے لئے خرچ کیا جا سکتا تھا۔ اس میں باورچی نے مطلوبہ تعداد میں پراٹھے پکانے سے صاف انکار کر دیا تھا۔ باورچی مصر تھا کہ یا مجھے گھی زیادہ دو یا مجھ سے کام نہیں ہو سکتا۔ ادھر خرچ کی تنگی اس کی اجازت نہیں دیتی تھی چنانچہ ایک دو روزے اسی کشمکش میں گزر گئے اور عملہ کے اراکین سالن کے ساتھ عام روٹی کھا کر ہی گزارہ کرتے رہے۔ ماشکی نے امی سے شکایت کی کہ خشک روٹی سے روزے رکھ کر مجھ سے اتنی محنت کا کام نہیں ہوتا ہے حالانکہ محنت کرنے والوں کو روزے کے دنوں میں اچھی غذا کی ضرورت ہوتی ہے۔ چنانچہ اسی رات سے آپ نے خود اٹھ کر پراٹھے پکانے شروع کئے اور اللہ تعالیٰ نے ایسی برکت فرمائی کہ اسی گھی میں جس میں باورچی کے نزدیک اتنے افراد کے لئے پراٹھے پکنے ناممکن تھے، سارے عملہ کی ضرورت پوری ہوتی رہی۔ بیماری کی وجہ سے بعض اوقات آپ کو خاصی تکلیف اٹھانی پڑتی تھی مگر آپ کہتی تھیں کہ میں یہ برداشت نہیں کر سکتی کہ محنت کرنے والے لوگ سحری کے وقت خشک روٹی کھائیں۔

بھینسیں رکھنے کا بہت شوق تھا۔ اور صبح کے وقت بڑی کثرت سے لوگ چھاچھ لینے آیا کرتے تھے۔ جو لوگ زیادہ غریب یا معذور ہوا کرتے تھے ان کی چھاچھ میں مکھن بھی ڈال دیا کرتی تھیں۔ اس وقت تو مجھے اس کا علم نہیں ہوا۔ مگر وفات کے بعد ایک مرتبہ ایک نابینا حافظ صاحب نے بتایا کہ میرے برتن میں ہمیشہ چھاچھ کے ساتھ مکھن بھی بھجوایا کرتی تھیں۔ اسی طرح 1955ء میں جب میں حضرت صاحب کے ساتھ ولایت جانے والا تھا ایک بہت معمر دوست جن کو میں پہلے نہیں جانتا تھا۔ خاص طور پر مجھے ملنے آئے اور اپنا تعارف کراتے ہوئے خود ہی یہ ذکر کیا کہ قادیان میں ایک مرتبہ امی کو کسی ذریعہ سے ان سے متعلق یہ علم ہوا کہ انہیں اچھی غذا کی ضرورت ہے۔ مگر اس کی توفیق نہیں تو انہیں خود پیغام بھجوایا کہ ہمارے ہاں چھاچھ بہت ہوتی ہے۔ آپ لے جایا کریں۔ یہ چھاچھ کا تو دراصل بہانہ تھا۔ ورنہ غرض ان کی کمزوری کے پیش نظر انہیں مکھن بھجوانا تھا۔ چنانچہ ان کے بیان کے مطابق باقاعدگی کے ساتھ چھاچھ میں خاصی مقدار میں مکھن بھجواتی رہیں۔ خود تلاش کر کے ضرورت مندوں کی ضرورت کو پورا کرنے کی کوشش کرتی تھیں اور چونکہ تحریک جدید کے اجراء کے بعد خاص طور پر حضرت صاحب کی طرف سے خرچ بچا تلا ملتا تھا۔ اس لئے مالی لحاظ سے ہمیشہ تنگ رہتی تھیں۔ ایک طرف جماعتی چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کا شوق دوسری طرف یہ بے قرار تمنا کہ ہر حاجت مند کی حاجت پوری کر دوں اس کا لازمی نتیجہ یہی نکلتا تھا کہ اپنے گھر میں خوب ہاتھ کس کر خرچ کریں۔

پس جن دنوں مہمان نہ ہوں گھر کا کھانا اتنا سادہ اور بے قیمت ہو جاتا تھا کہ بعض اوقات کھانا کھاتے ہوئے کوئی ملنے والا اچانک آ جائے تو بچپن کی نادانی کی وجہ سے سخت شرم محسوس ہوا کرتی تھی۔ بعض دفعہ تو میں پلیٹ چھپا کر بھاگ جایا کرتا تھا۔ میری بہنیں بسا اوقات روٹھ کر کھانا چھوڑ دیتی تھیں کہ ہم نے یہ نہیں کھانا اور وہ نہیں کھانا تو سخت خفا اور رنجیدہ خاطر ہوتی تھیں۔ میں تو خیر اپنی بھوک کے ہاتھوں مجبور تھا اس لئے کبھی کھانا چھوڑنے کا سوال پیدا نہیں ہوا۔ خواہ کدو کا شوربا ہو یا ٹینڈوں کا مگر لڑکیاں چونکہ نازک طبع ہوتی ہیں اس لئے وہ بعض اوقات ناپسندیدہ کھانے کی نسبت بھوکا رہنے کو ترجیح دے لیتی تھیں۔

امی کے لئے یہ مواقع خاصی پریشانی کا موجب ہوتے تھے اور بڑے ہی دکھ اور فکر سے کہتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور صبر شکر کر کے جو کچھ ہے کھا لیا کرو دنیا میں ایسے غریب بھی بہت ہیں جنہیں ایک وقت کی سوکھی روٹی بھی میسر نہیں آتی۔ پس کچھ تو روزمرہ کے کھانے کا معیار گرا کر چندوں، خدمت خلق اور مہمان نوازی کے لئے بچت کر لیتیں اور کچھ ہمارے کپڑوں کے خرچ میں سے اس غرض کے لئے پیسے بچا لیتی تھیں۔ تحریک جدید کا بہانہ ہاتھ آیا ہوا تھا۔ چنانچہ کپڑے سادہ ہی نہیں بلکہ تعداد کے لحاظ سے بھی واجبی ہی بناتی تھیں جو ان بچوں کے لئے تو

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کافی ہو سکتے تھے جو لگائے ہوئے اربع کے مطابق فی جوڑا متوقع دن گزار سکیں۔ مگر میرے جیسے خاک آلود لڑکے کے لئے جس نے دو دن کے کپڑے نصف دن میں گندے کر دینے ہوں یہ حساب کبھی درست نہیں بیٹھا۔

ابتدائی بچپن میں تو مجھے بھی یہ چیز خاص محسوس نہیں ہوئی ایک چھوٹی سی نکر ڈھیلی ہو یا تنگ' صاف ہو یا میلی اور ایک قمیص خواہ کسی فیشن کی بھی ہو بہت کافی تھے۔ مگر ذرا بڑی عمر میں کپڑوں کی کمی بعض وقت سخت شرمندگی اور الجھن کا موجب بن جاتی تھی۔ ایک مرتبہ مجھے یاد ہے کہ ٹرنک میں کچھ نہ پا کر میں خالی شلوار کے اوپر اچکن پہن کر سکول چلا گیا۔ اس روز خلاف معمول ذرا احتیاط سے گردن کے کالر تک بٹن اچھی طرح بند کر لئے۔ گو طلباء اس پر حیران تو ضرور تھے۔ مگر کسی کو شک نہیں پڑا کہ اندر سے قمیص غائب ہے۔ ورزش کی گھنٹی تک تو خیر گزری۔ مگر ورزش کی گھنٹی کیا آئی گویا مجھ پر قیامت ٹوٹ پڑی۔ میں نے یہ سکیم بنائی ہوئی تھی کہ چپکے سے بیماروں کی صف میں جا بیٹھوں گا اور کیا بھی اسی طرح مگر پی ٹی ماسٹر صاحب سوئے قسمت سے ان دن خاص جلال میں تھے۔ ہزار طبیعت کی خرابی کے عذر کئے مگر ایک نہیں مانی۔ لاچار اسی طرح طلباء کی صفوں میں جا کھڑا ہوا۔ اچکن پر ان کی نظر پڑی تو آنکھیں پھٹی پھٹی رہ گئیں۔ ورزش بند کر کے میری طرف لپکے اور مجھے کالر سے پکڑ لیا کہ "اچکن پہن کر پی ٹی" اسے ابھی اتارو ورنہ سوٹیوں سے اڑا دوں گا" میں بھی ضد کر کے بیٹھ گیا کہ اگر "پی ٹی" کروں گا تو اچکن پہن کر کروں گا۔ ورنہ نہیں کروں گا۔ ادھر وہ اڑ بیٹھے کہ میں "پی ٹی" بھی کراؤں گا اور اچکن بھی اترواؤں گا" چنانچہ میں نے پوری قوت سے اچکن کے اوپر کے بٹن اور کالر بھینچ رکھے تھے اور وہ پورا زور مار رہے تھے کہ کسی طرح زبردستی اچکن اتار دیں۔ کلاس تھی کہ قہقہوں سے لوٹ پوٹ ہوئی جا رہی تھی اور میں نہ ہنسنے کے قابل رہا تھا اور نہ رونے کے۔ اسی کشمکش میں شاید میرے ایک دو اوپر کے بٹن ٹوٹ گئے اور ماسٹر صاحب کو حقیقت حال کا علم ہو گیا۔ اس وقت تک میرا دماغ ایسا مختل ہو چکا تھا کہ اس کے بعد کی بات مجھے بالکل یاد نہیں رہی۔ کہہ نہیں سکتا کہ اس دریافت پر انہوں نے مجھے ایک طرف بٹھا دیا تھا یا اچکن سمیت پی ٹی کی اجازت دے دی تھی۔ البتہ یہ عہد مجھے ضرور یاد ہے کہ بغیر قمیص کے سکول کبھی نہیں جانا خواہ غیر حاضر ہی ہونا پڑے۔ چنانچہ اس کے بعد ہمیشہ جب کپڑے زیادہ گندے ہو جاتے اور صاف کپڑے نہ ملتے یا کسی کپڑے کی کمی محسوس ہوتی تو گھر ہی بیمار بن کر لیٹ رہتا۔

کھانے اور کپڑے میں بچت کے باوجود امی کی دوسری ضروریات کے لئے قطعاً کافی رقم مہیا نہیں ہو سکتی تھی۔ کئی دفعہ غریب لڑکیوں کی خود شادیاں کیں۔ بعض یتیموں کی پرورش کی۔ روزمرہ کے طور پر مختلف رنگ میں امداد کا سلسلہ تو جاری رہتا ہی تھا خفیہ بھی اور اعلانیہ بھی گھر کے مستقل خرچ کے علاوہ جو حضرت صاحب کی طرف سے ملتا تھا ذاتی آمدنی بہت معمولی تھی۔ (ان کا کچھ روپیہ حضرت صاحب نے کہیں تجارت پر لگا رکھا تھا) اس لئے اکثر مالی مشکلات میں مبتلا رہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ پھر بھی غیب سے سامان کرتا رہا اور جیسے کیسے بھی بن پڑا انفاق کا سلسلہ جاری رکھا۔ اللہ تعالیٰ پر توکل بہت تھا اور اس رحیم و کریم نے بھی اپنے در سے کبھی خالی نہیں لوٹایا۔

اگر کسی ضرورت مند کو دینے کے لئے خود اپنے پاس کچھ نہ ہوتا تو بعض دوسرے متمول دوستوں کو توجہ دلا کر امداد کی صورت نکال لیتی تھیں۔ اس کے علاوہ چونکہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی سیکرٹری تھیں اس تنظیم کی طرف سے بھی سالانہ کپڑوں اور گندم وغیرہ کی تقسیم کا انتظام کرتی تھیں۔ اگر کوئی اور راہ نہ پاتیں تو قرض اٹھا کر بھی ضرورت مند کی ضرورت پوری کر دیتی تھیں اور دوسروں کے مالی فکر اپنے سینے سے لگا لیتی تھیں۔ چنانچہ وفات کے وقت بھی کئی ہزار روپے کی مقروض تھیں۔ یہ قرضہ کچھ تو اس روپے سے اتارا گیا جو حضرت صاحب نے کہیں تجارت پر لگا رکھا تھا اور کچھ حضرت صاحب نے اپنے پاس سے اتارا۔

مجھے اس کا اس طرح علم ہوا کہ وفات کے دو سال بعد ایک مرتبہ مجھے موٹر سائیکل کا شوق چرایا تو اپنی نادانی میں ابا جان سے درخواست کر بیٹھا کہ امی کا جو روپیہ ادائیگی قرض سے بچا ہو اس میں سے مجھے موٹر سائیکل لے دیں۔ اس کے جواب میں حضرت صاحب نے مجھے کہلا بھیجا کہ تمہاری امی کا جتنا روپیہ تھا اس سے زیادہ ان پر قرض تھا جو میں نے خود اتارا ہے۔ غرض جس طرح بھی ان سے بن پڑی گھر میں تنگی کر کے قرض اٹھا کر دوسروں کو تحریک کر کے ضرورت مندوں لاچاروں اور مصیبت زدگان کی امداد کرتی رہیں۔ یہ امداد صرف روپے کے ذریعہ نہیں ہوتی تھی بلکہ جسمانی محنت اٹھا کر بھی مثلاً شادی بیاہ پر کپڑے سی کر یا سردیوں میں لحافوں کے غلاف وغیرہ سی کر بھی۔ کسی کو مشکل میں دیکھنا آپ کی طبیعت پر بہت شاق گزرتا تھا۔ خواہ وہ مشکل کسی نوعیت کی بھی ہو یہی وجہ ہے کہ بارہا ایسے احباب جماعت جن سے حضرت صاحب کسی قصور پر ناراض ہو جایا کرتے تھے اگر تو یہ ناراضگی کسی غلط فہمی کی بناء پر ہوتی تو جلد وضاحت کے بعد معافی مل جاتی لیکن اگر واقعی کسی سخت قصور پر ہوتی تو یہ کام اتنا آسان نہیں ہوتا تھا۔ حضرت صاحب کی خدمت میں ایسے شخص کی سفارش کرنا ہی خاصے دل گردے کا کام تھا۔ اور صرف وہی کر سکتا تھا جو آنکھیں جھکا کر حضرت صاحب کی ناراضگی کے شدید اظہار کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہو۔ پس ایک طرف یہ ناراضگی کا خوف اور دوسری طرف ایک روتے ہوئے معافی کے طلبگار کی التجائیں کہ گو قصوروار ہوں مگر حضرت صاحب کی ناراضگی برداشت نہیں ہوتی اس لئے خدا کے واسطے معافی لے دیجئے۔ چنانچہ ہمیشہ یہ التجائیں جیت جاتی تھیں اور سفارش کی ہمت اور جرأت دلاتی تھیں۔ اس کے نتیجہ میں بعض دفعہ سخت پُر عذاب قربانی بھی دینی پڑتی تھی۔ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ اس قسم کی سفارش پر حضرت صاحب اس قدر ناراض ہوئے کہ خود امی کے آنسو نکل پڑے۔ کبھی کھانا کھاتے ہوئے اچھا موڈ دیکھ کر سفارش کی تو ناراض ہو کر حضرت صاحب کھانا چھوڑ کر چلے گئے اور بعد میں خود آپ کو اپنے اس قصور کی معافیاں مانگنی پڑیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے کچھ دل ہی ایسا دیا تھا کہ دوسرے کی تکلیف برداشت نہیں کر سکتی تھیں۔

یہی دل تھا جو باوجود جسمانی کمزوری کے انہیں بیماروں کی تیمارداری پر ہمت دے کر کھڑا کر دیتا تھا۔ ہمشیرگان میں سے خصوصاً مجھے باجی امتہ الرشید کی لمبی بیماری یاد ہے۔ جس میں تکلیف کی وجہ سے ہسٹیریائی کیفیت طاری ہو جایا کرتی تھی۔ میں بہت چھوٹا تھا۔ لیکن آج تک "آپا جان آپا جان" کی چیخیں کانوں میں گونجتی ہیں۔ امی کو باجی "امی" یا "آپا جان" کہا کرتی تھیں اور ہر تکلیف کے وقت یہ چیخ منہ سے نکلتی تھی۔ یہ انہیں کہیں دور سے بلانے کے لئے نہیں ہوتی تھیں۔ کیونکہ اکثر ایسے وقت میں باجی کا سر خود امی ہی کی گود میں ہوا کرتا تھا۔ یہ پکار محض فطرت کے اس بے اختیار اظہار کے طور پر تھی کہ مجھے تمہارے قرب سے سہارا ملتا ہے۔ تم میرے اور قریب آ جاؤ۔ اب میں سوچتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اپنے بندے کی جس پکار پر انّی قریب کہتا ہے وہ فطرت کی اس قسم کی بے اختیار چیخیں ہوتی ہوں گی۔ ورنہ ایک بیمار کے بے دلی کے بلاوے پر کون اس طرح لپکتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے ایسی بے اختیار پکار پر انّی قریب کا جواب انسانی فطرت میں بھی ودیعت کر رکھا ہے۔ چنانچہ باجی کی چیخوں کے جواب میں امی بھی یہی جواب دیا کرتی تھیں کہ رشید میں یہیں ہوں۔ دیکھو تم میری گود میں ہو" اس بیماری میں امی نے جس فدائیت کے ساتھ تیمارداری کی تھی وہ میری بچپن کی یادوں میں ایک نمایاں نقش ہے۔

اس کے علاوہ بھی اپنے میکے یا سسرال کا کوئی عزیز بیمار ہوتا تو تیمارداری کی خاطر اپنا گھر چھوڑ کر وہیں جا ڈیرا ڈالتی تھیں۔ اور بچوں کو سنبھالنے کے لئے حضرت خالہ جان (سیدہ خیر النساء جنہیں ہم چھوٹی خالہ جان کہا کرتے تھے) کو بلا بھیجتی تھیں۔ بعض دفعہ ایسا ہوا کہ کسی مریضہ کی نگہداشت کے لئے اس کے ساتھ لاہور ہسپتال رہنے کے لئے چلی گئیں۔ کبھی ایک دو دن کے ارادہ سے گئیں۔ مگر پھر کپڑے وغیرہ وہیں منگوا لئے اور پندرہ بیس دن مہینہ رہنا پڑا۔ ایسے موقعوں پر ہمیشہ چھوٹی خالہ جان ہماری نگہداشت کے لئے آجایا کرتی تھیں۔ اسی طرح بعض دفعہ حضرت صاحب کی لمبی بیماریوں میں بھی اپنے گھر کو عملاً خیر آباد کہہ دیا۔

خدا کی راہ میں شجاع بنو۔ کبھی بھروسہ نہ کرے کہ ایک رات میں زندہ رہوں گا۔ بھروسہ کرنے والا ایک شیطان ہوتا ہے۔ انسان بہادر بنے۔ یہ بات زور بازو سے نہیں ملتی۔ دعا کرے اور دعا کروائے صادقوں کی صحبت اختیار کرے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ربوہ اور جلسہ سالانہ کے متعلق میرے تاثرات

(محترمہ مسز علیا رشید صاحبہ واکیگن۔ امریکہ)

وہ تمام خوف اور پریشانی جو ایک غیر ملک (مصر) کے سفر کے دوران گزشتہ دس دنوں سے میرے دل میں جاگزیں تھے۔ ربوہ کے قریب پہنچتے ہی چشم زدن میں غائب ہو گئے۔ اور امن و سکون کے گہرے احساس نے مجھے پناہ میں لے لیا۔ ربوہ میں صرف آدھ گھنٹہ ہی گزارنے کے بعد مجھے ایسے احساسات کا تجربہ ہوا جو میں نے پہلے کبھی محسوس نہیں کئے تھے۔ ہمیں اپنی جائے قیام پر لے جایا گیا جہاں مہربان' پیار کرنے والی احمدی خواتین نے جن میں حضرت مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ بھی تھیں انتہائی گرمجوشی سے ہمیں خوش آمدید کہا۔ اس وقت سے لے کر اپنے قیام کے اختتام تک میں نے ربوہ میں رہنے والے اپنے بھائیوں اور بہنوں میں احمدیت کے لئے ایسے بے پایاں جذبہ اور محبت کا مشاہدہ کیا کہ جسے دیکھ کر اکثر اوقات میری آنکھیں یہی خوبیاں اپنے اندر پیدا کرنے کی شدید خواہش کے تحت لبریز ہو جاتیں۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر احمدی خواتین کو جو فرائض سونپے گئے تھے وہ خواتین ان فرائض کو اتنی لگن اور محنت سے سرانجام دیتی تھیں اور ان کی یہ خوبی اتنی ترغیب دلانے والی تھی کہ میں نے بارہا چاہا کہ ان کی مدد کروں یا ان کے لئے کچھ کروں۔

میں نے یہ محسوس کیا کہ جلسہ سالانہ کو کامیاب بنانے اور ہمارے ربوہ میں قیام کو آرام دہ بنانے کے لئے انہوں نے ہر ممکن ذرائع سے جو کہ ربوہ میں میسر تھے کام لیا۔ میری زندگی کا سب سے اہم واقعہ حضرت امام جماعت الثالث سے میری پہلی ملاقات ہے۔ مجھے یوں لگتا تھا جیسے میں خواب دیکھ رہی ہوں۔ اور مجھے اپنے آپ کو بار بار یقین دلانا پڑتا تھا کہ میں فی الواقعہ اپنے روحانی امام کی مجلس میں موجود ہوں۔ یہ ملاقات میری یادداشت سے کبھی محو نہیں ہو سکتی۔

ربوہ میں گزارا ہوا میرا ہر لمحہ خوشی سے معمور تھا۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی صاحبزادیوں اور حضرت صاحب کی دیگر رشتہ دار خواتین سے ملاقات بھی ایسے مواقع ہیں جن کو میں کبھی بھول نہیں سکتی۔

جب میں یہاں امریکہ میں اپنے بچوں اور امریکی بہنوں کی ربوہ میں اپنے قیام کے واقعات سنانے کی کوشش کرتی ہوں تو مجھے اس کے لئے مناسب الفاظ نہیں ملتے۔ ربوہ میں قیام۔ حضرت صاحب سے ملاقات اور یہ احساس کہ ربوہ میں رہنے والے تمام لوگ میرے بھائی اور بہنیں ہیں۔ ایک ایسی چیز ہے جس کا ہر فرد کو خود تجربہ کرنا ضروری ہے۔

میں ان عجیب و غریب' پر جلال اور ایمان کے لئے قوت بخش اور موثر جذبات جو میں نے ربوہ میں محسوس کئے کو مناسب طریق سے بیان کرنے سے قاصر ہوں۔ اور میری دعا ہے کہ تمام امریکی احمدیوں کو خدا موقع دے کہ وہ خود جلسہ سالانہ میں شمولیت کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

طالبان کے خلاف اتحاد

طالبان نے افغانستان کی حکومت سنبھال کر صدر ربانی اور وزیراعظم حکمت یار کو حکومت اور کابل سے بے دخل کر دیا۔ اب یہ خبر ملی ہے کہ طالبان کے خلاف مشہور جنگجو لیڈر عبدالرشید دوستم نے صدر ربانی اور وزیراعظم حکمت یار کے ساتھ اتحاد کر لیا ہے۔ بھارت میں افغانستان کے سفیر نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا ہے عبدالرشید (سابق) صدر ربانی کی حکومت میں شامل ہو گئے ہیں۔ اگرچہ یہ حکومت اب محض ہوا میں ہی قائم رہ گئی ہے۔

طالبان نے ملک کے اہم حصوں پر قبضے کرنے کے بعد اب وادی پنج شیر میں احمد شاہ مسعود کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کر رکھا ہے۔ لیکن بتایا گیا ہے کہ احمد شاہ مسعود نے طالبان کا حملہ روک دیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق طالبان کے 60 سے 80 تک فوجی ہلاک ہو گئے ہیں دو ٹینک تباہ کر دیئے گئے۔ دو پر قبضہ کر لیا گیا ہے بکتر بند گاڑیاں بھی تباہ کر دی گئی ہیں۔ احمد شاہ مسعود کی افواج پوری شدت سے دفاع کر رہی ہیں کابل جلال آباد وغیرہ علاقوں کی طرح بغیر لڑے ہتھیار نہیں ڈال رہیں۔ بھارت میں متعین افغان سفیر نے' جو ابھی تک اپنے عہدے پر قائم ہیں الزام لگایا ہے کہ طالبان کو پاکستان کی پشت پناہی حاصل ہے۔

ادھر پشاور میں عوامی نیشنل پارٹی اور ان کی ہم خیال پختون پارٹیوں نے سابق صدر نجیب اللہ کو پھانسی دیئے جانے کے خلاف احتجاجی جلوس نکالا۔ انہوں نے نجیب اللہ کو افغان عوام کا ہیرو قرار دیا۔ یاد رہے کہ جب افغانستان سے روسی حکومت کی افواج واپس گئیں تو مسٹر نجیب اللہ ملک کے صدر تھے۔ ایک عرصے تک تو وہ مجاہدین کا مقابلہ کرتے رہے مگر بالآخر ان کو حکومت سے ہاتھ دھونے پڑے۔ اور مجاہدین کی حکومت قائم ہونے پر ان کو گرفتار کر لیا گیا اور اب کئی سال بعد ان کو قید سے نکال کر طالبان نے پھانسی دے دی ہے۔

اقوام متحدہ کے ایک ترجمان نے طالبان کو تنبیہ کی ہے کہ اگر اس نے عورتوں کے خلاف اپنا رویہ بند نہ کیا تو افغانستان میں اقوام متحدہ کی امدادی سرگرمیاں بند کر دی جائیں گی۔ امریکہ میں وائٹ ہاؤس کے ایک نمائندے نے بھی عورتوں کے خلاف کئے گئے اقدامات پر صدر کلنٹن کی طرف سے ناپسندیدگی کا اظہار کیا اور کہا کہ اگر طالبان نے عورتوں کے ساتھ امتیازی سلوک بند نہ کیا تو وہ اور اقدامات کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔

بتایا گیا ہے کہ طالبان نے لڑکیوں کے سکول بند کر دیئے ہیں اور ملازمت پیشہ خواتین کو دفتر میں آنے سے منع کر دیا ہے۔ افغانستان کی طویل خانہ جنگی کے نتیجے صرف کابل میں 25 ہزار بیوہ خواتین ہیں جو مختلف ملازمتیں کر کے اپنے بچوں کا پیٹ پال رہی ہیں۔

OOO

کویت کے انتخابات

کویت میں 1991ء کی گلف وار کے بعد پہلی بار عام انتخابات ہو رہے ہیں۔ کویت کی کل آبادی کے ایک تھوڑے سے حصے کو ووٹ کا حق حاصل ہے۔ اور عورتیں جو ملکی آبادی کا نصف ہیں ووٹ کے حق سے محروم ہیں۔ کویت میں حکومت کا سربراہ شیخ ہے۔ جبکہ پارلیمنٹ کو محدود اختیارات حاصل ہیں۔ افغانستان میں عورتوں سے جو سلوک کیا جا رہا ہے۔ کویت میں بھی لگ بھگ ایسی ہی صورت حال ہے۔ تاہم کویت میں برے بھلے انتخابات تو ہوتے ہیں۔ سعودی عرب میں تو آج تک کسی بھی قسم کے انتخابات نہیں ہوئے۔ وہاں نامزد لوگوں کی ایک مجلس قائم ہے۔ یاد رہے کہ ایسی ہی ایک مجلس صدر ضیاء الحق کے دور میں بھی بنائی گئی تھی۔

OOO

اقوام متحدہ اور عراق

اقوام متحدہ نے امریکہ اور مغربی ملکوں کے اشارے پر 1990ء سے عراق پر اقتصادی پابندیاں عائد کر رکھی ہیں۔ اب اقوام متحدہ کے ایک سینئر اہلکار نے گزشتہ روز جنیوا میں بتایا ہے۔ کہ عراق میں ہر ماہ ساڑھے چار ہزار بچے غذائی قلت کی وجہ سے مر جاتے ہیں۔ اقوام متحدہ کے اہلکار نے مطالبہ کیا ہے کہ عراق کو فوری طور پر انسانی بنیادوں پر دو بلین ڈالر مالیت کا تیل فروخت کرنے کی اجازت دی جائے تاکہ عراق خوراک اور ادویات خرید سکے۔

یاد رہے کہ چند ماہ قبل عراق اور اقوام متحدہ کے درمیان ایک معاہدہ طے پایا تھا جس کے مطابق عراق کو محدود طور پر اپنا تیل فروخت کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔ لیکن کردوں کے مسئلے پر عراق نے جو کارروائی کی اس کے نتیجے میں امریکہ اور دیگر مغربی ممالک نے اس معاملے پر اپنی اجازت واپس لے لی۔ جس کی وجہ سے عراق میں بچوں کی جان بچانے کی جو ایک امید بنی تھی وہ بھی ٹوٹ گئی ہے۔

OOO

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 30807 میں ناصرہ خاتون زوجہ مظفر احمد سلام قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 96-6-7 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی 142 گرامز مالیتی -/54670 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ناصرہ خاتون ساکن R-B-K/3/16-L سیکٹر بفرزون نارتھ کراچی گواہ شد نمبر 1 عبدالرشید ساجد نارتھ کراچی گواہ شد نمبر 2 مظفر احمد سلام خاوند موصیہ۔

مسل نمبر 30808 میں عبدالرب ولد محمد عبیداللہ قوم گوندل پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عزیز آباد کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 96-7-9 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالرب 594/8 عزیز آباد B-F ایریا کراچی گواہ شد نمبر 1 چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی گواہ شد نمبر 2 سارنگ خان ملک وصیت نمبر 16042۔

مسل نمبر 30809 میں داؤد احمد ولد میاں غلام رسول قوم ارائیں پیشہ کاروبار عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرک ضلع اوکاڑہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 96-7-8 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد داؤد احمد ساکن میرک P/O خاص ضلع اوکاڑہ گواہ شد نمبر 1 محمد حسین گل وصیت نمبر 10616 گواہ شد نمبر 2 میاں مبارک احمد وصیت نمبر 25179۔

مسل نمبر 30810 میں غلام رسول ولد فرید بخش قوم ارائیں پیشہ کاشتکار عمر 73 سال بیعت 1959ء ساکن چک نمبر 342/گ-ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 96-5-31 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- 75 کنال زرعی رقبہ واقع چک نمبر 342/گ-ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ مالیتی -/800000 روپے۔ 2- 27 کنال زرعی رقبہ واقع چک نمبر 334/گ-ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ مالیتی -/300000 روپے۔ 3- رہائشی مکان برقبہ 15 مرلہ واقع چک نمبر 342/گ-ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ مالیتی -/75000 روپے۔ 4- 1/4 مکان برقبہ 10 مرلہ واقع محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ مالیتی -/40000 روپے۔ 5- پلاٹ نمبر 6/35 برقبہ 16 مرلہ محلہ دارلعلوم شرقی ربوہ مالیتی -/78000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/36000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد غلام رسول ساکن چک نمبر 342/گ-ب P/O خاص ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ گواہ شد نمبر 1 غلام باری ٹائر ورکشاپ ساہیوال روڈ ربوہ پسر موصی گواہ شد نمبر 2 غلام مصطفیٰ محسن پسر موصی۔

مسل نمبر 30811 میں فاطمہ بیگم زوجہ محمد ابراہیم قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد ضلع حیدر آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 96-4-6 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- حق مہر -/1200 روپے۔ 2- زیورات طلائی وزنی 40 گرامز۔ 3- ورثہ از والدین نقد -/6000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/250 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ فاطمہ بیگم زوجہ محمد ابراہیم ساکن بشیر آباد P/O خاص ضلع حیدر آباد سندھ گواہ شد نمبر 1 مبشر احمد بھٹی ساکن مبارک آباد ضلع حیدر آباد گواہ شد نمبر 2 محمد حسین بھٹی ساکن ٹھٹھہ کھوکھراں ضلع گوجرانوالہ۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

احمدیہ ٹیلیویژن انٹرنیشنل
آج کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

ہفتہ 12- اکتوبر 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس (نیا)۔
1-00 طبی معاملات۔ از ڈاکٹر مجیب الحق۔
1-30 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ترجمہ ٹیم کے ساتھ جرمنی 96-5-22 (دوبارہ)۔
2-30 نارویجین زبان سیکھیے۔
3-00 خطبہ۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-10-11 (دوبارہ)۔
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ کوئز جامعہ احمدیہ ربوہ۔
7-00 (صبح) اردو کلاس (دوبارہ)۔
8-00 نارویجین زبان سیکھیے (دوبارہ)۔
8-30 متفرق پروگرام۔
9-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ترجمہ ٹیم کے ساتھ (دوبارہ)۔
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔
11-00 خطبہ۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-10-11۔
12-00 (دوپہر) طبی معاملات از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب۔
12-30 متفرق پروگرام۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو پروگرام۔ تقریر۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (1983ء) ربوہ۔
3-00 (سہ پہر) اردو کلاس۔
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 چینی زبان سیکھیے۔
5-00 سوال و جواب کی محفل۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی کینیڈین عربوں کے ساتھ۔ ٹورانٹو کینیڈا۔ 96-6-22 حصہ اول۔
6-00 (شام) بچوں کی ملاقات۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ۔
7-00 ہمارے دوستوں سے ملئے۔
8-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
9-00 عربی پروگرام۔ کلام الٰہی کی تشریح۔
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر- ورائٹی پروگرام۔ بیت بازی۔ (فائنل) کھاریاں بمقابلہ فیصل آباد۔
11-00 جرمن پروگرام۔

درخواست دعا

○ مکرم رضی احمد صفدر صاحب ایف ایس سی میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے بعد بفضلہ تعالیٰ اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے آکسفورڈ لندن میں زیر تعلیم ہیں عزیز کی اعلیٰ کامیابی اور خادم دین بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم سید بشیر شاہ صاحب آف بھگلہ چند روز سے بعارضہ بخار ہچکی بیمار ہیں اور کمرہ نمبر4 فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفاء کامل عطا فرمائے۔

○ مکرم مرزا عبدالحکیم صاحب نائب زعیم انصار اللہ محلہ دارالرحمت شرقی کا ہرنیا کا اپریشن مورخہ 96-10-9 فضل عمر ہسپتال میں ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔

ولادت

○ یکم اگست 96ء کو اللہ تعالیٰ نے محترم علی منصور صاحب زعیم (ابن مکرم پیر افتخار احمد صاحب تاج۔ ریٹائرڈ پرنسپل) مقیم کنکارڈ کیلیفورنیا امریکہ کو اپنے فضل سے بیٹے سے نوازا ہے۔ نام خلیل سلطان زعیم تجویز ہوا ہے۔

نومولود مکرم پیر ایم۔ اے سقراط سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گولیکی کا پڑپوتا اور مکرم خادم حسین صاحب آف منڈیر ضلع گجرات (حال کیلی فورنیا امریکہ) کا نوسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین اور نافع الناس بنائے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم چوہدری تنویر احمد باجوہ صاحب (جرمنی) کو 26۔ اگست 1996ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضرت صاحب نے ازراہ شفقت "مبارز احمد" عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری رشید احمد باجوہ صاحب آف 312 کتھووالی کا پوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین بنائے۔

○ مکرم مبشر احمد صاحب ابن مکرم ملک نثار احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام احمد شاہ زیب مبشر تجویز ہوا ہے۔ بچہ کی والدہ کی طبیعت خراب ہے۔ زچہ بچہ کی صحت و سلامتی و درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم برکت اللہ صاحب گورگیج لاڑکانہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 14- اگست 1996ء کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بلال احمد عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک و خادم دین بنائے۔

اعلان داخلہ

○ گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن برائے خواتین لاہور نے ایم اے ایجوکیشن (ایلیمنٹری) میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم کالج دفتر سے قیمتاً دستیاب ہوں گے۔ داخلہ سے قبل ایک تحریری امتحان دینا لازمی ہو گا۔ امیدوار کے لئے B.A میں ایجوکیشن کا مضمون پڑھا ہونا لازمی ہے۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 96-10-21 ہے۔

(نظارت تعلیم)

تبدیلی فون

وقف جدید 212968
دفتر وصیت 212969

امراض جلد، گرمی جگر، مثانہ، گیس، کمزوری اعصاب کا خاتمہ
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ
امراض زنانہ مردانہ، خوف، دہشت گھبراہٹ کمی نیند کے معالج

خواتین کی
لیکوریا
سیلکوریا
مطب حمید

محض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ
خاکسار لندن اور افریقہ کے دورہ کے بعد اپنی دوکان "ڈش ماسٹر ربوہ" پر آپکی خدمت کیلئے حاضر ہے۔ ڈش انٹینا سے متعلق معلومات اور پرابلمز کی دوری کے لئے تیز احمدیہ ٹیلیویژن کی چوبیس گھنٹے گلوبل بیم نشریات واضح اور صاف دیکھنے کیلئے اب
جدید ترین سیٹلائیٹ سسٹم سے استفادہ فرمائیں
اس میں ڈش کا سائز چھوٹا اور قیمت بھی کم ہے آپ کی بہتر خدمت کے لئے ہماری ماہرانہ سوچ اور مشورہ اپنے ڈش انٹینا کے ٹارگٹ کو پورا کرنے کیلئے رجوع کریں
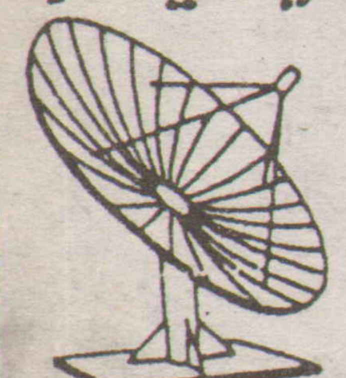
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
بشارت احمد خان
فون 211274-4524-0092
537، 538

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر
الرحیم نیو جیولرز
پہلی منزل بھایانی چیمبرز
خورشید مارکیٹ حیدری
کراچی - فون 664-0231
664-3442
فیکس (92-21) 6643299

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 10- اکتوبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 22 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 32 درجے سنٹی گریڈ

○ ججوں کے تقرری کے حوالے سے صدر اور وزیر اعظم کے درمیان سخت اختلافات اس وقت کھل کر سامنے آ گئے جب صدر مملکت کی طرف سے سپریم کورٹ میں وفاقی حکومت کی طرف سے دائرہ کردہ ریفرنس واپس لینے کی ہدایت کی گئی- سپریم کورٹ میں حکومت کے وکیل اٹارنی جنرل نے ریفرنس واپس لینے کی شدید مخالفت کی- اس مرحلے پر حکومت کے وکیل اور صدر کے وکیل کے درمیان جھڑپ ہو گئی- صدر کے وکیل مسٹر شاہد حامد نے عدالت میں کھڑے ہو کر کہا ہی تھا کہ ریفرنس نمبر ایک کے بارے میں صدر نے مجھے اپنا وکیل مقرر کیا ہے کہ اٹارنی جنرل قاضی جمیل کھڑے ہو گئے اور کہا کہ وفاق کا نمائندہ میں ہوں- صدر کے وکیل نے کہا کہ 20- مارچ 96ء کے سپریم کورٹ کے فیصلے کے خلاف ریفرنس میں نے دائر کیا تھا- قاضی جمیل بولے کہ یہ اٹارنی جنرل کے آفس کو ہائی جیک کرنے کی کوشش کر رہے ہیں- سپریم کورٹ کا فل بنچ صدر اور حکومت کے وکلاء کے درمیان یہ جھڑپ سن کر حیران رہ گیا- چیف جسٹس نے شاہد حامد کو دلائل دینے کی اجازت دی تو انہوں نے کہا کہ صدر نے مذکورہ ریفرنس نمبر1 واپس لینے کو کہا ہے کیونکہ حکومت نے اس کیس پر نظر ثانی کی درخواست بھی واپس لے لی ہے- ریفرنس نمبر2 جس میں سپریم کورٹ سے وزیر اعظم کے مشورے کے متعلق رائے طلب کی گئی ہے وہ برقرار رہے گا- اٹارنی جنرل نے کہا کہ صدر نہ تو ریفرنس دائر کرنے کے مجاز ہیں اور نہ مسٹر شاہد حامد پیش ہو سکتے ہیں-

○ اٹارنی جنرل قاضی جمیل نے سپریم کورٹ میں کہا ہے کہ پہلا ریفرنس صدر مملکت نے وزیر اعظم کے مشورے سے دائر کیا تھا- اب وہ انہی کے مشورے سے واپس لے سکتے ہیں- میں وفاق کی نمائندگی کرتا ہوں- کوئی وکیل صدر کی نمائندگی نہیں کر سکتا میرا آفس ہائی جیک کر لیا گیا ہے-

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس نے صدر اور وزیر اعظم کی طرف سے دائر کردہ ریفرنسوں کی سماعت کے لئے بڑا بنچ تشکیل دینے کا اعلان کیا ہے- انہوں نے صدر اور حکومت کے وکلاء کو صبر و تحمل سے کام لینے کی تلقین کی اور کہا کہ پہلے یہ طے کرنا ہے کہ صدر وزیر اعظم کے مشورے سے ریفرنس دائر کر سکتے ہیں یا نہیں- اہم آئینی سوالات اٹھائے گئے ہیں اس لئے بڑا بنچ تشکیل دیا جائے گا-

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے احتساب کمیشن کے قیام کا بل قومی اسمبلی میں پیش کر دیا ہے- حکومت نے کہا ہے کہ وہ اس کی مخالفت نہیں کرے گی کیونکہ حکومت خود بھی اس قسم کا بل ایوان میں پیش کرنا چاہتی ہے- مسٹر نواز شریف نے کہا کہ اس بل کو کمیٹیوں کے سپرد نہ کیا جائے بلکہ پورا ایوان بطور کمیٹی کام کرے تاکہ یہ بل جلد از جلد پاس کیا جا سکے-

○ صدر مملکت نے تین افراد، مسٹر ریاض الدین، مسٹر سعید الرحمٰن فرخ اور نواز عباسی کو لاہور ہائی کورٹ کا جج مقرر کر دیا ہے-

○ لاہور ہائی کورٹ میں مسٹر منظور احمد وٹو کی برطرفی کے خلاف رٹ درخواست میں حکومت کے وکیل نے کہا ہے کہ اگر مسٹر وٹو کے پاس 20 ارکان ہیں تو وہ مکئی کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش کریں- اب سابق وزیر اعلیٰ عدالت کے ذریعے وزارت اعلیٰ حاصل کرنا چاہتے ہیں- وکیل موصوف کے دلائل پر فاضل عدالت نے ریمارکس دیئے کہ ہم آپ کا کیس سمجھ گئے ہیں کہ وٹو وزیر اعلیٰ تو تھے لیکن صرف انہیں اختیارات استعمال کرنے سے روکا گیا تھا- چیف جسٹس نے کہا کہ وٹو کا کیس یہ ہے کہ کوئی مارے بھی اور رونے بھی نہ دے-

○ مسٹر منظور وٹو نے دعویٰ کیا ہے کہ میری حکومت بحال ہو گئی تو حیران کن اکثریت ثابت کر دوں گا-

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے 70 کلفٹن کراچی جا کر میر مرتضیٰ بھٹو کی بیوہ غنویٰ بھٹو سے ملاقات کی اور تعزیت کی-

○ مسلم لیگ (ن) کے مسٹر شہباز شریف نے کہا ہے کہ قائد اعظم کی تصویر کی توہین کی سازش کا بنیادی کردار پنجاب اسمبلی کے سپیکر ہیں-

○ گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ ٹیکنو کریٹ کی حکومت کیسے بنے گی؟ معین قریشی غیر آئینی وزیر اعظم تھے- انہوں نے کہا کہ صدر جو کچھ کر رہے ہیں یہ ان کا فرض ہے-

BASHIR
GOLDSMITH
AQSA ROAD RABWAH
Ph: Shop: 211806 Res: 211883

ضروری اعلان

○ قبل ازیں یہ اعلان کیا گیا تھا کہ حلقہ دار الرحمت وسطی و غربی فیکٹری ایریا ناصر آباد ربوہ کے ماہانہ خریداران الفضل اپنے مکمل پتہ جات سے مطلع فرمائیں نیز پرانے ہاکر کو ماہ ستمبر 96ء کا بل و سابقہ بقایا جات ادا نہ کریں۔
اب پرانے ہاکر کی بجائے مکرم طاہر احمد فاروقی صاحب کو نیا ہاکر رکھ لیا گیا ہے براہ کرم انہیں ماہ ستمبر 96ء کا بل اور سابقہ بقایا جات باخذ رسید ادا فرمائیں- نیز ابھی بہت سے ایسے خریداران ہیں جن کے گھروں کا ابھی تک علم نہیں ہو رہا- ایسے خریداران براہ کرم بذریعہ فون اپنے پتہ جات لکھوا دیں- نیز اپنے حلقہ کے صدر صاحب کو بھی اپنا پتہ نوٹ کروا دیں- تاکہ انہیں اخبار پہنچائی جا سکے-

محمد افضل بٹ ٹیلی فون نمبر 211079
احسان جنرل سٹور گول بازار ربوہ 211006

عورتوں اور بچوں کی شافی علاج گاہ
جنبہ ہومیو ہسپتال
24 گھنٹے سروس
32/2 دار البرکات ربوہ فون نمبر 211219

ضرورت ڈپلومہ ہولڈرز
ہمیں اپنی فیکٹری واقع جہلم کے لئے گورنمنٹ کے منظور شدہ ادارے سے ۳ سالہ ڈپلومہ ہولڈرز کی ضرورت ہے۔ کم از کم ابتدائی تنخواہ تین ہزار روپے ماہانہ۔ سابقہ تجربہ اور اضافی قابلیت پر بڑھائی جا سکتی ہے۔
مفت سنگل رہائش اور دیگر مراعات مثلاً میڈیکل، گریجویٹی، پنشن، سالانہ چھٹیاں لیبر قوانین کے مطابق۔ تصدیق شدہ درخواستیں معہ کوائف۔
پاکستان چپ بورڈ (پرائیویٹ) لمیٹڈ
پوسٹ بکس ۱۸ جہلم
فون نمبر 0541-622428-29

"میاں بھائی"
ضرورت ہے
۱- آفس خدمت گار (OFFICE PEON)
2- آفس کلرک (کم از کم میٹرک) عمر 25 تا 35 سال
3- ایسے لڑکے جو ربڑ مولڈنگ کا کام سیکھنا چاہتے ہوں- دوران ٹریننگ /1200 روپے ماہوار وظیفہ بھی دیا جائے گا۔
پتہ برائے رابطہ
پٹہ کمانی فیکٹری
گلی ۱۲ نزد الفرخ مارکیٹ کوٹ شہاب دین جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور
فون: 7932514
7932515

ہر قسم کی غیر ملکی کرنسی سے متعلق لین دین کا با اعتماد ادارہ
SPECIALISED IN FEBC DRAFT AND T.T ETC.
T. M. FOREIGN EXCHANGE CENTRE
329-G PANORAMA CENTRE, THE MALL LAHORE (PAK)
TEL. (92-42) 6368656, 6368389, 6369064, 6303235

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں۔ ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
ڈش 8 فٹ معہ مکمل فٹنگ /10500
سپیشل ڈش 8 فٹ احمدیہ ٹیلیویژن کا 12 فٹ کا رزلٹ مشاہدہ کریں
نیو محمود ٹیلیویژن
21- ہال روڈ لاہور
فون: 7125089 - 7226508
7355422 - 7235175

پلاٹ برائے فروخت
میں کھاتہ ۱۴/۱۶ قطعہ ۱۲ بلاک ۱۵ دار الصدر شمالی ربوہ کل 4 کنال میں سے اپنا 2 کنال پلاٹ عقبی جسے سڑک غربی سے 5 افٹ گلی کی سہولت میسر ہے بالعوض مبلغ چھ لاکھ روپے فروخت کرنا چاہتا ہوں۔ ضرورت منداحباب زبانی یا تحریری طور پر رابطہ فرمائیں۔
میاں اقبال احمد ایڈووکیٹ
راجن پور
فون: 2623

ضروری اعلان: جن احباب کو ڈش انٹینا کا صحیح رزلٹ حاصل نہیں ہو رہا وہ جلد رابطہ کریں تاکہ صحیح رزلٹ لانے میں انکی مدد کی جا سکے۔
فون: 212974

یہ ضرور لکھیں کہ: • ڈش کتنے فٹ کی ہے۔
• LNB کون سی ہے • ریسیور کونسا ہے
بیرون ربوہ کے لیے خصوصی رعایت
ہماری ترجیحات میں شامل ہے
ہر سائز کا ڈش انٹینا خریدنے کیلئے اعتماد کا نام
• بہترین میٹریل • شاندار رزلٹ
الطاہر سیٹلائٹ سسٹم
بوٹا مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 212974

ذوا تا بیرہ اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
۲۵۰ روپے
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
Ph: (04524) 211434-212434
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Fax: (04524) 534